ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
20
www.tanzeem.org
28 شعبان تا 5 رمضان المبارک 1439ھ/15 تا 21 مئی 2018ء

اس شمارے میں

تقدیر کا فیصلہ
ایمان باللہ کی حقیقت
مطالعہ کلام اقبال (70)
عمران خان کے 11 نکات اور الیکشن 2018ء
ووٹ کا حق دار کون؟
پیالہ اُلٹ گیا
علماء کرام اور نفاذ اسلام
خصوصی رپورٹ تقریب تکمیل بخاری شریف و دستار بندی
فہرست دورہ ترجمہ قرآن و خلاصہ مضامین پروگرامز

ماہ رمضان......ایک شعوری سفر

اللہ تعالیٰ اپنے سرکش، گنہگار اور معصیت آلودہ بندوں کو (مغفرت کے) خصوصی مواقع فراہم کرتا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ بندے اس کے غضب کا شکار ہوں۔ جہنم سے ان کی رہائی کا خاص اہتمام فرماتا ہے۔ وہ اللہ جو ہمارا رب ہے، جو رحمت و فیاضی کا مصدر اور محبت و الفت کا سرچشمہ ہے، ماہ رمضان میں اس کی فیاضی موج زن ہوتی ہے۔ وہ حقیر اور معمولی نیکیوں کے بہانے سے بڑے بڑے گناہ معاف کردیتا ہے۔ جو بندہ سرافگندہ روئے، توبہ واستغفار کرے، اس پر جہنم کی آگ حرام کردیتا ہے۔ نیکیوں کی توفیق عطا کرتا ہے، برائیوں کو اس سے دور ہٹا دیتا ہے۔ اس کی رحمت کا ایک ایک جلوہ دیکھو۔ وہ اپنے وفاداروں کے لیے جنت کے گلستانوں کو آراستہ کرتا ہے، ان کے دروازے کھول دیتا ہے، جہنم کے دروازے بند کردیتا ہے، جہنم کی طرف کھینچنے والے عوامل و محرکات کو بے بس و کم زور کردیتا ہے۔ بھلا سوچو، اس عنایت، محبت، مغفرت اور احسان کا تقاضا کیا ہے؟ یہی کہ غفلت و لاپرواہی میں یہ مہینہ بھی گزار دیا جائے اور زندگی اسی ڈگر پر چلتی رہے یا یہ کہ جذبۂ احسان اور شکر گزاری کے ساتھ اس مہربان آقا کی طرف دوڑ لگائی جائے، توبہ و انابت اور استغفار کے ذریعے زنگ آلود دلوں کا تزکیہ کیا جائے۔ یقیناً معقولیت اور حقیقت پسندی کا تقاضا یہی ہے۔ مگر یہ عمل شعوری عہد چاہتا ہے، بیدار مغزی کا مطالبہ کرتا ہے، عمل کی قوت اور زندگی کی توانائیاں چاہتا ہے، فکر و نظر کی آمادگی چاہتا ہے، قوت ارادی چاہتا ہے، عزم اور فیصلہ چاہتا ہے۔ یہ صرف تمناؤں اور آرزوؤں سے ممکن نہیں۔

روزہ اور قرآن
عبدالعزیز سلفی فلاحی

الہدیٰ (803)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا غصہ اور قوم کی معذرت

سُورۃُ طٰہٰ — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — آیات: 86 ، 87

فَرَجَعَ مُوۡسٰۤی اِلٰی قَوۡمِہٖ غَضۡبَانَ اَسِفًا ۬ۚ قَالَ یٰقَوۡمِ اَلَمۡ یَعِدۡکُمۡ رَبُّکُمۡ وَعۡدًا حَسَنًا ۬ؕ اَفَطَالَ عَلَیۡکُمُ الۡعَہۡدُ اَمۡ اَرَدۡتُّمۡ اَنۡ یَّحِلَّ عَلَیۡکُمۡ غَضَبٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ فَاَخۡلَفۡتُمۡ مَّوۡعِدِیۡ ﴿۸۶﴾ قَالُوۡا مَاۤ اَخۡلَفۡنَا مَوۡعِدَکَ بِمَلۡکِنَا وَ لٰکِنَّا حُمِّلۡنَاۤ اَوۡزَارًا مِّنۡ زِیۡنَۃِ الۡقَوۡمِ فَقَذَفۡنٰہَا فَکَذٰلِکَ اَلۡقَی السَّامِرِیُّ ﴿ۙ۸۷﴾

آیت ۸۶ ﴿فَرَجَعَ مُوۡسٰۤی اِلٰی قَوۡمِہٖ غَضۡبَانَ اَسِفًا ۚ﴾ ”تو لوٹے موسیٰؑ اپنی قوم کی طرف بہت غضبناک اور سخت رنجیدہ حالت میں۔“

﴿قَالَ یٰقَوۡمِ اَلَمۡ یَعِدۡکُمۡ رَبُّکُمۡ وَعۡدًا حَسَنًا ۬ؕ﴾ ”انہوں نے کہا: اے میری قوم کے لوگو! کیا تم سے تمہارے رب نے اچھا وعدہ نہیں کیا تھا؟“

اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے وعدہ کیا تھا کہ وہ تم لوگوں کو اپنی کتاب کی صورت میں جامع ہدایت عطا فرمائے گا۔ میں تو اللہ کے اس وعدے کے مطابق طور پر گیا تھا کہ تمہارے لیے اس کی کتاب اور ہدایت لے کر آؤں:

﴿اَفَطَالَ عَلَیۡکُمُ الۡعَہۡدُ﴾ ”تو کیا یہ مدت تم پر بہت طویل ہو گئی تھی؟“

﴿اَمۡ اَرَدۡتُّمۡ اَنۡ یَّحِلَّ عَلَیۡکُمۡ غَضَبٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ فَاَخۡلَفۡتُمۡ مَّوۡعِدِیۡ ﴿۸۶﴾﴾ ”یا تم لوگوں نے یہ چاہا کہ تم پر تمہارے رب کا غضب نازل ہو تو تم نے میرے وعدے کی خلاف ورزی کر ڈالی۔“

گویا تمہاری یہ حرکت اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

آیت ۸۷ ﴿قَالُوۡا مَاۤ اَخۡلَفۡنَا مَوۡعِدَکَ بِمَلۡکِنَا﴾ ”انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے آپ کے وعدے کی خلاف ورزی اپنے اختیار سے نہیں کی“

﴿وَ لٰکِنَّا حُمِّلۡنَاۤ اَوۡزَارًا مِّنۡ زِیۡنَۃِ الۡقَوۡمِ فَقَذَفۡنٰہَا فَکَذٰلِکَ اَلۡقَی السَّامِرِیُّ ﴿۸۷﴾﴾ ”بلکہ ہم پر بوجھ تھا اس قوم کے زیورات کا‘ تو ہم نے وہ پھینک دیے اور اسی طرح سامری نے بھی کچھ پھینکا۔“

فرمانِ نبویؐ

دعوت الی اللہ کا اجر و ثواب

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((مَنۡ دَعَا اِلٰی ھُدًی کَانَ لَہٗ مِنَ الۡاَجۡرِ مِثۡلُ اُجُوۡرِ مَنۡ تَبِعَہٗ لَا یَنۡقُصُ ذٰلِکَ مِنۡ اُجُوۡرِھِمۡ شَیۡئًا وَمَنۡ دَعَا اِلٰی ضَلَالَۃٍ کَانَ عَلَیۡہِ مِنَ الۡاِثۡمِ مِثۡلُ اٰثَامِ مَنۡ تَبِعَہٗ لَا یَنۡقُصُ ذٰلِکَ مِنۡ اٰثَامِھِمۡ شَیۡئًا)) (رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص (لوگوں کو) ہدایت کی طرف دعوت دے (اور وہ اس کی دعوت کو قبول کر کے صحیح راستہ پر چل پڑیں) تو اسے اس کے پیروکاروں کے ثواب کی مانند اجر ملے گا بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے۔ اور جو شخص (لوگوں کو) گمراہی کی طرف دعوت دے تو اسے اپنے پیروکاروں کے گناہوں کی مانند بوجھ برداشت کرنا پڑے گا بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں میں کوئی کمی کی جائے۔“

تشریح: بے شک اللہ کی طرف دعوت دینے والے کا اللہ کے ہاں بہت بڑا مرتبہ ہے۔ داعیٔ حق کی کوششوں سے جو لوگ بھی راہِ حق پر چل پڑیں ظاہر ہے کہ وہ اجر اور ثواب کے مستحق ہیں لیکن داعی حق کو بھی ان کے برابر ثواب ہو گا۔ بالکل یہی حال کفر اور گمراہی کا ہے۔ جو شخص کفر، گمراہی یا اللہ کی نافرمانی کی دعوت دے اور خلقِ خدا کو راہِ راست سے برگشتہ کرنے کی کوشش کرے تو وہ اللہ کے ہاں معتوب اور مجرم ہے۔ اسے اپنی غلط کاری کی سزا تو ملے گی ہی لیکن اس کے علاوہ اسے ان سب غلط کاروں کی مجموعی سزا بھی بھگتنی پڑے گی جو اس کی پیروی کرنے والوں کی دی جائے گی۔

اداریہ
ایوب بیگ مرزا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیر کا فیصلہ

اللہ ربّ العزت نے انبیاء اور رُسل کو واضح بیّن اور روشن نشانیاں دے کر دنیا میں بھیجا۔ یہ نشانیاں ہر خاص و عام کو سر کی آنکھوں سے بآسانی نظر آتی تھیں۔ ان نشانیوں کو پیغمبروں کے معجزات کہا جاتا ہے۔ معجزہ کا حقیقی مفہوم ہے ایسا ماورائے عقل کام جو نہ صرف فرد بلکہ معاشرے کی اجتماعی دانش کو بھی عاجز کر دے۔ معجزہ کی پشت پر نہ مادی سائنس ہوتی ہے اور نہ اُسے مادی وسائل کی مدد درکار ہوتی ہے۔ عصائے موسیٰ کی ایک ضرب سے بارہ چشمے پھوٹ پڑتے ہیں تاکہ بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں میں سے ہر ایک کو اپنا چشمہ میسر آ جائے۔ اسی عصا کی ضرب جب دریا پر پڑتی ہے تو دریا میں پانی کی دیواریں کھڑی ہو جاتی ہیں اور موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے لئے بیچ دریا راستہ بن جاتا ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے اپنی آنکھوں سے ایک اونٹنی کو پہاڑ کی کوکھ سے جنم لیتے دیکھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کیا اور مادر زاد اندھے کو بینائی کی نعمت سے نوازا۔ لیکن ان تمام معجزات پر مکان و زمان کی قید لگی تھی۔ حضور ﷺ کے دور میں شق القمر کا واقعہ ہوا۔ چاند کا دو حصوں میں بٹ جانا چونکہ آسمان پر ہونے والا ایک واقعہ تھا لہٰذا یہ مقام کی قید سے آزاد تھا اور دنیا کے کسی بھی ایسے حصہ میں دیکھا جا سکتا تھا جہاں آسمانِ دنیا پر چاند نظر آ رہا تھا۔ تاریخ میں ایسے مستند اور قابل یقین شواہد موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں بھی یہ نظارہ دیکھا گیا۔

ہم کہنا یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو بھیجنے کا سلسلہ اُس وقت تک جاری رکھا جب تک اللہ کی ربوبیت، کائنات کی حقانیت اور آخرت کی حتمیت پر یقینِ محکم کے لئے انسان کو معجزے دکھانے کی ضرورت تھی اور انسان عام اشیاء کو اُتنا ہی جانتا اور سمجھتا تھا جتنی اور جیسی اُسے ننگی آنکھ سے نظر آتی تھیں یا اپنے ماحول سے وہ اخذ کر سکتا تھا۔ مثلاً اُس دور کے آدمی کو زمین کے گول ہونے کا ثبوت نہیں دیا جا سکتا تھا۔ اُس دور کا معالج انسان کے اندر قائم نظام کو اُس طرح نہیں سمجھ سکتا تھا جیسے آج کا سرجن اُس نظام کو دیکھتا ہے اور حیرت و تحسین سے سر دھنتا ہے۔ (کسی کے ہاتھ میں شفا کا ہونا اور نہ ہونا بالکل الگ بات ہے)۔ اگر اُس دور میں کسی سے کہا جاتا کہ تم نے اپنے والدین کی شادی کا منظر دیکھا ہے تو وہ اُسے گالی سمجھ کر مرنے مارنے پر اُتر آتا۔ آج کا بچہ بلکہ نوجوان اپنے والد کو نکاح نامہ پر دستخط کرتے اپنی آنکھوں سے پردۂ سکرین پر دیکھ سکتا ہے۔ اُس دور کا انسان یہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ زمینی لحاظ سے ہزاروں میل کے فاصلے کے مکین نہ صرف محوِ گفتگو ہو سکتے ہیں بلکہ ایک دوسرے کو ایسے ہی دیکھ سکتے ہیں جیسے کوئی چند گز دور بیٹھا ہو۔ آج آپ آڈیو ویڈیو ریکارڈنگ سے دس سال پرانی اپنی یا کسی کی گفتگو اس طرح دوبارہ سن سکتے ہیں کہ اُس میں زیر زبر کا فرق نہ آئے۔

خلائی دور میں داخل ہونے کے بعد انسان کے سامنے ایسے ایسے حقائق آئے ہیں کہ وہ اس کائنات کی عظمت اور اس میں قائم کردہ ایک زبردست نظام کا ذہنی طور پر قائل ہو گیا ہے۔ کوئی ڈھٹائی کا مظاہرہ کرے تو بات الگ ہے وگرنہ اکثر سائنس دان اور ماہرین خالقِ کائنات کی اس خلاقی پر اَش اَش کرتے ہیں۔ آج کے انسان کو صرف دیانت دار اور حقیقت کو تسلیم کرنے والا ہونا چاہیے تو وہ جان لے گا کہ ایسا بے مثل

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان، نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
15 تا 21 مئی 2018ء جلد 27
28 شعبان تا 5 رمضان 1439ھ شمارہ 20
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون: فرید اللہ مروت
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور
مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
"دارالاسلام" ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 79-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 54700
فون: 35869501-03 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org
قیمت فی شمارہ 12 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرون ملک ......450 روپے
بیرون پاکستان
انڈیا ---------------- (2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org
"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

نظام نہ خود بخود قائم ہوسکتا ہے اور نہ ہی خود بخود چل سکتا ہے جب تک اُس کا کوئی خالق اور نگران نہ ہو۔ انسان عقل اور سوچ سے اس نتیجہ پر بھی پہنچ سکتا ہے کہ ایسا باکمال، بے مثل نظام اور وسیع وعریض سلسلہ صرف Unity of Command سے چل سکتا ہے۔ یعنی ہماری عقل بھی ہمیں توحید کا راستہ دکھاتی ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ انسان یہ راستہ دیکھنا چاہتا ہے یا جان بوجھ کر اندھا بنا رہتا ہے۔ سائنس اب اس نتیجہ پر بھی پہنچ چکی ہے کہ اس کائنات کا ایک خاتمہ بھی ہے، یعنی قیامت کی قائل بھی ہو چکی ہے۔ اگر آج کا انسان چالیس پچاس سال پرانی یادیں پردۂ سکرین پر تازہ کر سکتا ہے تو انسان کا خالق اُسے اُس کی ساری زندگی کی فلم کیوں نہیں دکھا سکتا؟ اور پھر یقیناً ارشادِ ربانی ہوگا کہ آج تو اپنا فیصلہ خود کر! اگر ہمارا کمپیوٹر بٹن دبانے سے تمام یادداشتیں، تمام حساب کتاب اور ہر قسم کے کوائف نکال باہر کر سکتا ہے تو خالقِ کائنات انسانی زندگی کی ساری کہانی کیوں نہیں دہرا سکے گا؟ اگر ذہن تعصب اور اختیاری جہالت سے مجبور نہیں تو وہ تسلیم کرے گا کہ آخرت میں احتساب اور جزاوسزا جہاں ایمان بالغیب کا حصہ ہے وہاں بعید از عقل بھی نہیں۔ انسان کی ایک مجبوری اور بھی ہے، وہ یہ کہ اس دنیا میں لاکھوں انسانوں کے قاتل کو زیادہ سے زیادہ سزا موت ہی دی جاسکتی ہے اور اسی طرح جزا بھی محدود ہی دی جاسکتی ہے۔ مکمل جزاوسزا ممکن نہیں، لہٰذا عدل کا منطقی تقاضا ہے کہ کوئی ایسی عدالت ہو جو بمطابق جرم سزا دینے اور کارگزاری کے مطابق ایوارڈ کی طاقت اور اختیار رکھتی ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان دنیوی علوم سے بے بہرہ تھا تو رب کائنات نے انبیاء اور رُسل بھیجے اور وحی کے ذریعے بتایا کہ تمہارا ایک خالق ہے، تمہارا اور کائنات کا مقدر موت ہے اور آخرت میں جزاوسزا کا نظام ہے۔ لیکن جب انسان عقلی طور پر جوان ہو گیا بلکہ چھلانگیں لگانے لگا تب بھی اُسے صرف عقل اور دنیوی علوم کے سہارے چھوڑ نہیں دیا گیا بلکہ اُس کی رہنمائی کے لئے آخری نبی اور رسول ﷺ کو ایسا معجزہ عطا کیا گیا جو زمان ومکان کی قید سے آزاد تھا، یعنی قرآن پاک۔ پھر اُس کے متن کے محفوظ رہنے کا بھی ڈنکے کی چوٹ اعلان کر دیا گیا۔ لہٰذا نبوت ورسالت اور وحی کا سلسلہ منقطع کر دیا گیا۔ یہ اُس مالک کے غفور ورحیم ہونے کا تقاضا تھا۔ وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ عیار انسان کسی عذر کا سہارا لے۔

اب سوال یہ ہے کہ اللہ کی یہ کتاب ہم سے کیا مطالبہ کرتی ہے؟ یہ کہ: (i) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ واحد ہے اور اُس کی ذات وصفات میں کوئی کسی بھی درجہ میں شریک نہیں (ii) آخرت لازماً قائم ہوگی اور جزاوسزا میں صرف اللہ واحد فیصلہ کن اور فیصلہ ساز ہستی ہوگی۔ (iii) اللہ کے آخری رسول ﷺ کی اطاعت لازم ہوگی اور اُس کی نبوت ورسالت تاقیامت قائم ودائم رہے گی۔ ہمارے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آج ہمارے پاس عقلی ونقلی سطح پر کوئی جواز نہیں ہے کہ ہم اللہ کے احکامات سے انحراف کریں یا ہم رسول ﷺ کی اطاعت سے گریز کے راستے نکال لیں۔ ہمیں خاص طور پر آج کے دور میں اُس شیطانی حملے سے محفوظ رہنا ہوگا جو بعض عملیت پسند دانشوروں کے ذریعے ہم پر ہو رہا ہے کہ نبی آخرالزمان ﷺ کے فلاں فلاں احکامات وقتی اور عارضی تھے یا فلاں سنتِ رسولؐ درحقیقت اُس دور کے کلچر کا حصہ ہے اور آج ہم پر لازم نہیں کہ اُس کلچر کو بھی اپنائیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ ہمیں یہ فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ یہ شیاطینِ انس اگر ہمارا تعلق اور رشتہ سنتِ رسولؐ سے کاٹنے میں کامیاب ہوگئے تو ہم دین متین سے ہی کٹ جائیں گے اور نبی آخرالزمان ﷺ سے کٹ جانے والا بدقسمت انسان دربارِ خداوندی میں بھی بدترین عذاب کا مستحق ٹھہرے گا۔ یہ قرآنی تعلیمات کا مغز اور حاصل ہے۔

اللہ نے دین کے لئے جدوجہد کرنے کو اپنی مدد قرار دیا ہے اور اللہ کے رسولؐ کی اہم ترین سنت اللہ کے دین کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک کائنات اور مقصودِ کائنات یعنی انسان کے لئے بننے والا دنیوی نظام ہم آہنگ نہیں ہو جاتے، امن قائم نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا نیکی کا نچوڑ، تقویٰ کا حاصل اور اللہ کی رضا کا اصل ذریعہ یہ ہے کہ وہ نظام قائم کیا جائے یا اُسے قائم کرنے کی کوشش کی جائے جو اللہ اور رسولؐ نے انسانوں کو اپنی آخری کتاب میں فراہم کیا ہے۔ انفرادی نیکی عادلانہ نظامِ اجتماعی کے قیام کے لئے یقیناً اُس سے بھی زیادہ ضروری ہے جتنی اکھاڑے میں اُترنے والے پہلوان کے لئے جسمانی ورزش اور اچھی خوراک، لیکن اکھاڑے میں اُترے بغیر دشمن کو زیر نہیں کیا جاسکتا۔ غارِ حرا، دارِ ارقم اور شب بھر کی سجدہ ریزی نے حضور ﷺ اور صحابہ کرام ؓ کو یہ قوت بخشی کہ اُنہوں نے بدر وحنین میں جزیرہ نمائے عرب کی کایا پلٹ دی، یہ لازم وملزوم ہیں۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ اُمت مسلمہ خصوصاً مسلمانانِ پاکستان کے اچھے اور نیک لوگ باہم جڑ جائیں اور اسلامی نظام کے قیام کے لئے ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کریں اور اپنے سر پر مسلط باطل نظام کے خلاف جہاد کے لئے میدان میں نکلیں، وگرنہ ہمارے حکمران اور مقتدر قوتیں کافر قوتوں کی ڈکٹیشن پر جس طرح اسلامی نظامِ حیات کو اپنانے سے اعراض کر رہی ہیں اُس میں گندم کے ساتھ گھن کے پس جانے کا بھرپور احتمال ہے۔ وقت کم اور مقابلہ سخت ہے۔ سوچتے رہ جانے سے یا دوسروں کے انتظار میں پانی سر سے نہ گزر جائے۔ یا پھر یہ کہ کوئی ہمیں بتائے کہ اُخروی نجات اور فوز وفلاح کا کوئی اور راستہ بھی ہے۔ وگرنہ اسی ناگزیر راستے کو اپنانا ہوگا۔ یہی تقدیر کا فیصلہ ہے، یہی سنتِ رسولؐ ہے...... لہٰذا یہی صراطِ مستقیم ہے۔ یاد رکھیں انفرادی نیکی اچھی مثال قائم کر سکتی ہے، لیکن بزورِ بازو معاشرے کا قبلہ درست نہیں کر سکتی، جبکہ اجتماعی سطح پر قائم عادلانہ نظام فرد کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی ترغیب بھی دے سکتا ہے اور حکماً اُسے راہِ راست پر بھی لا سکتا ہے۔ وما علینا الا البلاغ!

ایمان باللہ کی حقیقت

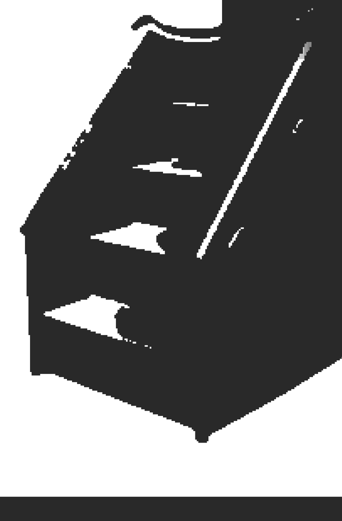

(منتخب نصاب کا درس نمبر 7)

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، لاہور میں امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ کے 4 مئی 2018ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

مرتب: ابو ابراھیم

محترم قارئین! آج ہم ان شاء اللہ منتخب نصاب کے درس نمبر 7 کا مطالعہ کریں گے جو کہ سورۃ النور کے پانچویں رکوع پر مشتمل ہے۔ سورۃ النور مدنی سورت ہے۔ اس میں زیادہ تر جو موضوعات آئے ہیں وہ اسلام کے معاشرتی نظام کے حوالے سے ہیں۔ جیسے پردہ، حجاب کی اہمیت، زنا اور قذف کی سزا، گھر کی چار دیواری کے اندر کے مسائل جیسے گھر کے اندر کا پردہ کیا ہے؟ بچے بالغ ہو جائیں تو ان کے لیے کیا احکامات ہیں، داماد کے لیے کیا احکامات ہیں اور خادموں کو گھر میں کیسے رہنا چاہیے وغیرہ۔ ان موضوعات کی اپنی جگہ اہمیت ہے لیکن اس سورۃ کو اس وجہ سے انفرادی حیثیت حاصل ہے کہ اس میں ایک ایسا رکوع آیا ہے جس کی حیثیت غیر معمولی ہے۔ یہ سورۃ النور کا پانچواں رکوع ہے جس میں ایمان، کفر اور نفاق کے لیے تین تمثیلیں آئی ہیں۔ حکمت قرآنی کے اعتبار سے اس رکوع کا بہت اونچا مقام ہے۔ تمثیل اس لیے بیان کی جاتی ہے کہ ہماری عقل کے پیمانے بڑے محدود ہیں۔ ہم زمان و مکان کی حدود سے باہر نکل کر سوچ ہی نہیں سکتے۔

خرد ہوئی ہے زمان و مکاں کی زناری
نہ ہے زماں، نہ مکاں! لا الٰہ الا اللہ

ہم تو بہر حال مجبور ہیں ہم ہر چیز کو زمان و مکان کے پیمانے سے ہی دیکھ سکتے ہیں جبکہ حقیقت اس سے beyond ہے۔ اسی طرح جو لطیف حقائق ہوتے ہیں ان کی حقیقت کو سمجھنے کے لیے ہمارے پاس مناسب الفاظ بھی نہیں ہوتے لہٰذا سمجھانے کے لیے تمثیل کا سہارا لیا جاتا ہے۔ جیسے ہمیں معلوم ہے قرآن مجید اللہ کا کلام ہے، بڑی عظمت والا ہے لیکن کتنی عظمت والا ہے اس کو ہم ناپ تول کر نہیں دیکھ سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے ہی قرآن کی عظمت کو بیان کرنے کے لیے ایک تمثیل کے ذریعے سے ہماری مدد کی کہ:

﴿لَوۡ اَنۡزَلۡنَا ہٰذَا الۡقُرۡاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیۡتَہٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنۡ خَشۡیَۃِ اللّٰہِ ؕ وَ تِلۡکَ الۡاَمۡثَالُ نَضۡرِبُہَا لِلنَّاسِ لَعَلَّہُمۡ یَتَفَکَّرُوۡنَ ﴿۲۱﴾﴾ ''اگر ہم اس قرآن کو اُتار دیتے کسی پہاڑ پر تو تم دیکھتے کہ وہ دب جاتا اور پھٹ جاتا اللہ کے خوف سے۔ اور یہ مثالیں ہیں جو ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور کریں۔'' (الحشر)

ہمارے الفاظ بھی تو محدود ہیں۔ یہ بھی زمان و مکان کی حدود کے پابند ہیں۔ لہٰذا تمثیل بیان ہوئی تاکہ لوگ حقیقت کے کچھ قریب پہنچنے کی کوشش کریں۔

اسی طرح ایمان کی اصل حقیقت کیا ہے یہ بھی اتنی لطیف شے ہے کہ اس کو بیان کرنا آسان نہیں۔ اس کے لیے یہاں پر ایک تمثیل بیان ہو رہی ہے۔

﴿اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ﴾ ''اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا۔''

اللہ پر ایمان دین کی بنیاد ہے۔ لیکن اللہ کون ہے؟ کس شے کا بنا ہوا ہے؟ جیسے اللہ تعالیٰ نے خود ہمیں تو راہنمائی عطا فرمادی کہ انسان کو مٹی سے پیدا کیا گیا، جنات کو آگ سے اور فرشتوں کو نور سے، لیکن خود اللہ کس شے کا بنا ہوا ہے اس حقیقت کو سمجھنا انسان کے لیے انتہائی مشکل ہے۔ انسان سوچتا تو ہے کہ اس کی حقیقت کیا ہے؟ وہ کائنات کی سب سے بڑی اور سب سے جلی حقیقت ہے لیکن ہم اسے دیکھ نہیں سکتے۔ وہ علیٰ کل شئی قدیر ہے۔ وہ مخفی نہیں ہے۔ حجاب میں تو میں ہوں۔ یہ میری محدودیت ہے کہ میں اس کو براہ راست دیکھ نہیں سکتا۔ جان نہیں سکتا۔ لہٰذا اس بات کو سمجھنے کے لیے اللہ نے خود ایک مثال بیان کردی۔

﴿مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ ؕ اَلۡمِصۡبَاحُ فِیۡ زُجَاجَۃٍ ؕ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّہَا کَوۡکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوۡقَدُ مِنۡ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیۡتُوۡنَۃٍ لَّا شَرۡقِیَّۃٍ وَّ لَا غَرۡبِیَّۃٍ ۙ﴾ ''اُس کے نور کی مثال ایسے ہے جیسے ایک طاق، اس (طاق) میں ایک روشن چراغ ہے' وہ چراغ شیشے (کے فانوس) میں ہے۔ اور وہ شیشہ ایک چمکدار ستارے کی مانند ہے' وہ (چراغ) جلایا جاتا ہے زیتون کے ایک مبارک درخت سے' جو نہ شرقی ہے اور نہ غربی''

اس وقت تک پٹرول ایجاد نہیں ہوا تھا۔ اس کی جگہ اس وقت کا جو سب سے بہترین آئل ہوسکتا تھا کہ جو فوری طور پر آگ پکڑ سکتا تھا اس کی مثال دی ہے۔ یعنی زیتون کا تیل۔ لیکن وہ نہ شرقی ہے نہ غربی، اس سے مراد یہ ہے کہ اس آئل کی حقیقت زمین پر بسنے والے انسان کی سمجھ سے بالاتر ہے۔

﴿یَّکَادُ زَیۡتُہَا یُضِیۡٓءُ وَ لَوۡ لَمۡ تَمۡسَسۡہُ نَارٌ ؕ﴾ ''قریب ہے کہ اُس کا روغن (خود بخود) روشن ہو جائے' چاہے اسے آگ نے ابھی چھوا بھی نہ ہو''

آج ہمارے سامنے مثال ہے کہ پٹرول ذرا فاصلے پر بھی ہوتا ہے تو وہ آگ کو پکڑ لیتا ہے۔ کچھ ایسا ہی اشارہ یہاں پر ہے۔

﴿نُوۡرٌ عَلٰی نُوۡرٍ ؕ﴾ ''روشنی پر روشنی!''

﴿یَہۡدِی اللّٰہُ لِنُوۡرِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ﴾ ''اللہ ہدایت دیتا ہے اپنے نور کی جس کو چاہتا ہے۔''

﴿وَ یَضۡرِبُ اللّٰہُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۳۵﴾﴾ ''اور اللہ یہ مثالیں بیان کرتا ہے لوگوں (کی راہنمائی) کے لیے جبکہ اللہ تو ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔''

﴿فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ لا﴾
’’(اُس کے نور کی طرف ہدایت پانے والے) ان گھروں میں (پائے جاتے ہیں) جن کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان کو بلند کیا جائے اور ان میں اس کا نام لیا جائے‘‘
﴿یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝۳۶﴾ ’’وہ تسبیح کرتے ہیں اللہ کی ان (مساجد) میں صبح اور شام۔‘‘
﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ ص﴾ ’’وہ جواں مرد جنہیں غافل نہیں کرتی کسی قسم کی کوئی تجارت یا خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے‘ نماز قائم کرنے سے اور زکوۃ ادا کرنے سے‘‘
﴿یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝۳۷﴾ ’’(اس سب کچھ کے باوجود بھی) وہ لرزاں وترساں رہتے ہیں اُس دن کے تصور سے جس دن الٹ جائیں گے دل اور نگاہیں۔‘‘

یہ سچے اہل ایمان کی کیفیات ہیں۔ ایک طرف اللہ کی بندگی میں مصروف ہیں، اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں اور پھر بھی آخرت کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔

﴿لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَیَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ط﴾ ’’تاکہ اللہ انہیں بہترین جزا دے ان کے اعمال کی اور ان کو اپنے فضل سے مزید نوازے۔‘‘
﴿وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝۳۸﴾ ’’اور اللہ جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے بغیر حساب کے۔‘‘
﴿وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِیْعَةٍ یَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ط﴾ ’’اور جو کافر ہیں ان کے اعمال ایسے ہیں جیسے سراب کسی چٹیل میدان میں‘ پیاسا اسے پانی سمجھتا ہے۔‘‘
﴿حَتّٰٓی اِذَا جَآءَهٗ لَمْ یَجِدْهُ شَیْـًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ط﴾ ’’یہاں تک کہ وہ جب اس کے پاس آیا تو اُس نے وہاں کچھ نہ پایا‘ البتہ اس نے اس کے پاس اللہ کو پایا‘ تو اس نے پورا پورا چکا دیا اسے اس کا حساب۔‘‘
﴿وَاللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝۳۹﴾ ’’اور اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔‘‘

سراب کا تجربہ اکثر گرمیوں کے موسم میں ہوتا ہے۔ خاص طور پر تیز دھوپ ہو اور پھر ریت کے ٹیلے ہوں تو دور سے لگتا ہے کہ پانی کی لہریں ہیں۔ بلکہ بعض اوقات روڈ کے اوپر بھی ایسے محسوس ہوتا ہے کہ پانی ہے۔ اب آنکھ دیکھ رہی ہے کہ پانی ہے۔ اس تمثیل میں کفار کے اعمال کا ذکر ہے یعنی انہوں نے جو اپنے طور پر نیکیاں کی ہیں، کچھ خدمت خلق کے کام کیے ہیں۔ ان کی مثال ایسے ہے۔

﴿اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ط﴾ ’’یا بہت گہرے سمندر میں اندھیروں کی مانند‘ اسے ڈھانپ لیتی ہو ایک موج‘ اس کے اوپر ہو ایک اور موج‘ اس کے اوپر ہوں بادل‘‘

یہ تاریکی کی انتہا ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اندھیرے کے بھی بہت سارے لیولز ہوتے ہیں۔ جیسے اچانک جب لائٹ چلی جاتی ہے تو لمحہ بھر کے لیے کچھ دکھائی نہیں دیتا، لیکن پھر دور و نزدیک کی مختلف روشنیوں سے آپ کو کسی حد تک دکھائی دینا شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن ایک اندھیرے کی وہ کیفیت ہے کہ سرے سے کچھ بھی نہ سجائی دے۔

﴿ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ط اِذَآ اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَا ط﴾ ’’اندھیرے ہی اندھیرے ہیں ایک دوسرے کے اوپر‘ جب وہ اپنا ہاتھ نکالتا ہے تو اسے بھی نہیں دیکھ سکتا۔‘‘
﴿وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝۴۰﴾
’’اور جس کو اللہ نے ہی کوئی نور عطا نہ کیا ہو تو اس کے لیے کہیں کوئی نور نہیں ہے۔‘‘

درج بالا آیات میں تین مثالیں بیان ہوئی ہیں۔ پہلی مثال بندہ مومن کی تھی۔ دوسری مثال ان لوگوں کی ہے جو کچھ نیکی کے کام بھی کرتے ہیں لیکن حقیقی ایمان سے محروم ہیں۔ ان میں وہ بھی ہو سکتے ہیں جو غیر مسلم ہوں اور نیکی کے کام کر رہے ہوں اور وہ بھی ہو سکتے ہیں جو نام کے مسلمان تو ہیں لیکن ایمان دل میں سرے سے نہیں ہے۔ صرف زبان کی حد تک ہے۔ یقین کے طور پر دل میں اُترا ہوا ایمان نہیں ہے۔ البتہ کچھ کام نیکی کے بھی کیے ہیں جن

پریس ریلیز 11 مئی 2018ء

رمضان ٹرانسمیشن میں جوا، لاٹری، ناچ گانے اور سرکس پر پابندی کا اسلام آباد ہائی کورٹ کا فیصلہ قابل صد تحسین ہے

فیصلے سے گمراہی کا درس دینے والے بے راہرو میڈیا کو نکیل ڈالنے کا آغاز ہو سکتا ہے

اب انتظامیہ کا فرض ہے کہ معزز جج کے احکامات کو وزارت اطلاعات اور پیمرا کے ذریعے روبہ عمل لائے

حافظ عاکف سعید

رمضان ٹرانسمیشن میں جوا، لاٹری، ناچ گانے اور سرکس پر پابندی کا اسلام آباد ہائی کورٹ کا فیصلہ قابل صد تحسین ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر حافظ عاکف سعید نے اپنے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ اسلام آباد ہائی کورٹ کے جسٹس شوکت عزیز صدیقی نے ایک بار پھر دینی حمیت اور اسلام سے اپنے گہرے لگاؤ کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک ایسا فیصلہ دیا ہے جس سے گمراہی کا درس دینے والے بے راہرو میڈیا کو نکیل ڈالنے کا آغاز ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ معزز جج اس سے پہلے ختم نبوت کے حوالے سے بھی ایک ایسا ایمان افروز فیصلہ دے چکے ہیں جسے عدلیہ کی تاریخ کا ایک روشن اور سنہرا باب قرار دیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ محترم جج کی یہ بات صدفی صد درست ہے کہ کرکٹ میچ پر تبصرہ کرنے کے لیے تو بیرون ملک سے ماہرین بلائے جاتے ہیں لیکن اسلامی موضوعات پر گفتگو کرنے کے لیے اداکاروں اور کھلاڑیوں کو بٹھا دیا جاتا ہے۔ جو مذہب کا حلیہ بگاڑ دیتے ہیں۔ یہ لوگ دین کی ابتدائی تعلیم کی بھی شُد بُد نہیں رکھتے۔ اس سے عام مسلمان بری طرح کنفیوز ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب انتظامیہ کا فرض ہے کہ معزز جج کے احکامات کو وزارت اطلاعات اور پیمرا کے ذریعے روبہ عمل لائے اور ان احکامات کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سزا دی جائے تاکہ دینی پروگرام کے نام پر اسلامی شعائر کا استہزا بند ہو جائے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی)

کی بناء پر سمجھتے ہیں کہ ان کا بیڑا پار ہو جائے گا۔لیکن قرآن نے یہاں واضح کر دیا کہ وہ سراب دیکھ رہے ہیں۔جب قیامت کا دن آن پہنچے گا تو پتا چلے گا کہ جب حقیقی ایمان ہی نہیں تو پھر کوئی بھی عمل قابل قبول نہیں۔تیسرا شخص وہ ہے جو ظلمتوں اور گمراہیوں کی آخری حدوں کو پہنچا ہوا ہے۔اس کی زندگی میں نیکی نام کی کوئی شے نہیں ہے۔چنانچہ پہلی آیت میں کہ:

﴿اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ﴾ ’’اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا۔‘‘

پہلی بات یہ سمجھ لیجیے کہ یہاں نور سے مراد کیا ہے۔ یہ بہت اہم بات ہے کیونکہ نور بھی اپنے تئیں ایک فزیکل object ہے۔آپ نے لائٹ کی سپیڈ کو ماپ لیا ہے تو کیا اللہ تعالیٰ اس معنی میں نور ہے؟ ہرگز نہیں۔اللہ تعالیٰ اس معنی میں نور ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی معرفت تک نہ پہنچے تو کائنات اندھیر ہی اندھیر ہے اور اللہ کی معرفت حاصل ہوگئی تو ہر چیز روشن نظر آئے گی کہ میں کیوں پیدا کیا گیا؟ میرا مقصد کیا ہے؟ میرے لیے راستہ کون سا ہے؟ یعنی ایمان باللہ ہوگا تو انسان کو اپنے سفر حیات میں ایک روشنی ملے گی ورنہ تاریکی ہی تاریکی ہے۔اس حوالے سے والد محترم رحمہ اللہ نے اپنے درس میں جو وضاحت کی ہے وہ اس طرح ہے کہ ’’ظاہر الفاظ سے یہاں ایک مغالطہ لاحق ہو جاتا ہے کہ شاید یہاں ’’نور‘‘ کا اطلاق باری تعالیٰ کی ذات پر ہو رہا ہے۔اس مغالطے سے بچنے کی بڑی ضرورت ہے۔ذات باری تعالیٰ کے متعلق یہ بات ہمیں معلوم ہونی چاہیے کہ بقول حضرت مجدد الف ثانیؒ اللہ تعالیٰ کی ذات کا علم ہمارے فہم و شعور، احساس و ادراک، فکر و نظر حتیٰ کہ تصور و تخیل کی سرحدوں سے بہت دور اور پرے ہے۔بقول غالب ؎

ہے پرے سرحد ادراک سے اپنا مسجود

یا بقول شخصے ؎

اے بروں از وہم وقال وقیل من !

یا بقول حضرت ابوبکر صدیقؓ: اَلعَجزُ عَن دَرکِ الذّاتِ اِدراکٌ‘‘ یعنی اللہ کی ذات کے ادراک سے عاجز ہونے کا اقرار واعتراف ہی اصل ادراک ہے۔گویا ’’معلوم شد کہ ہیچ معلوم نہ شد۔یعنی جب انسان یہ جان لیتا ہے کہ میں اللہ کی ذات کو نہیں جان سکتا تو یہی کمال عرفان ہے۔یہی بات ایک دوسرے اسلوب سے حضرت علیؓ نے فرمائی کہ: وَالبَحثُ عَن کُنہِ الذّاتِ اِشراكٌ ‘‘ یعنی اللہ کی ذات کے بارے میں بحث اور کھود کرید سے انسان شرک اور فتنہ میں مبتلا ہو جائے گا۔الغرض اس حقیقت کو ذہن نشین کرنا بہت ضروری ہے کہ آیت زیر درس میں وارد شدہ تمثیل اللہ کی ذات کے لیے نہیں بلکہ اس پر ایمان کی حقیقت کے بیان کے لیے ہے۔گویا نور کے لفظ کا اطلاق ذات باری تعالیٰ پر نہیں ایمان باللہ پر ہے۔یعنی اگر اللہ تک نہیں پہنچے اور اللہ کو رب تسلیم نہیں کیا، اس بات کا اگر ادراک نہیں ہوا کہ ایک ہستی ہے جو اس پوری کائنات کو چلا رہی ہے، کوئی ایک مالک اور خالق ہے جس کے ہاتھ میں سب کچھ ہے۔اگر یہاں تک نہیں پہنچے تو پھر دنیا اندھیر ہے، پھر تمہیں کوئی چیز سمجھ میں نہیں آئے گی کہ انسان کے وجود کا مقصد کیا ہے؟ اس کی کوئی منزل بھی ہے کہ نہیں ہے؟ پھر اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔اگر رب کی معرفت حاصل ہو جائے تو پھر پوری دنیا کی ہر چیز منور ہو جاتی ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتا دیا کہ انسان کو کیوں پیدا کیا گیا ہے؟ پھر یہ کہ حق کیا ہے؟ باطل کیا ہے؟ وہ کون سے کام ہیں جو میں کروں گا تو آخرت میں نجات ملے گی؟ یہ ساری چیزیں روشن تب ہوں گی جب انسان اللہ پر ایمان لائے گا۔والد محترمؒ عام طور پر یہ شعر سنایا کرتے تھے کہ ؎

سنی حکایت ہستی تو درمیاں سے سنی
نہ ابتدا کی خبر ہے نہ انتہا معلوم

اگر اللہ کو نہیں مانا تو ایسا ہی ہے جیسے ایک شخص ٹرین میں بیٹھا ہے اور اچانک کوئی حادثہ ہوا یا اوپر سے کوئی بھاری چیز گری ہے تو اس کو سب کچھ بھول گیا کہ میں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں جا رہا ہوں۔اسے کچھ پتا نہیں رہا۔اس کی یادداشت ایک دم ختم ہوگئی اور یادداشت اچانک ختم ہو جائے تو اس سے زیادہ horrible تجربہ کوئی نہیں ہوتا۔ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ جن کے ساتھ ایسا حادثہ ہوا ہے جو اپنی کیفیت بعد میں بیان کرتے ہیں۔اگر رب تک نہیں پہنچے تو پھر ہم بھی گویا اسی کیفیت میں ہیں کہ ہمیں کچھ نہیں پتا۔نہ ابتدا کی خبر ہے نہ انتہا معلوم ہے۔جیسے یادداشت گم ہو جائے تو انسان کو کچھ پتا نہیں چلتا کہ میں کون ہوں، کہاں سے آیا ہوں اور کہاں جانا ہے۔اسی طریقے سے اگر رب کو نہیں پہچانا تو انسان بالکل اندھیرے میں ہے۔اللہ کو پہچان لیا، اللہ کو مان لیا تو اب ہر چیز منور ہوگئی کہ میں کیوں پیدا کیا گیا، میرا پیدا کرنے والا کون ہے، میری زندگی کا مقصد کیا ہے اور میرا انجام کیا ہونا ہے، موت کے بعد کے کیا کیا مراحل ہیں۔

تو اللہ آسمانوں اور زمین کا نور اس معانی میں ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ گے تب کائنات کی جو الجھی ہوئی گتھی ہے اس کا سرا تمہیں ملے گا، تم پر حقائق منکشف ہوں گے اور تم حقیقت تک پہنچو گے۔اس کے بعد جو تمثیل آ رہی ہے کہ:

﴿مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ ؕ﴾ ’’اُس کے نور کی مثال ایسے ہے جیسے ایک طاق‘‘۔

یہ اصل میں ایک بندہ مومن کے دل میں ایمان کی کیفیت کے بارے میں ہے۔اس کا مطالعہ ہم ان شاء اللہ آئندہ جمعہ کو کریں گے۔اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی ایمان اور معرفت کے نور سے مستفید فرمائے۔آمین

۞۞۞

مہمان آ گیا

قاضی خورشید عالم صدیقی

افضل جو ہے مہینہ وہ رمضان آ گیا
سر پر سجائے اپنے وہ قرآن آ گیا
عرش بریں سے فرش پہ آئی یہ کیا کتاب
مخزن تمام دانش و عرفان آ گیا
شیطان پھر رہا ہے پریشاں اِدھر اُدھر
ہر سو بلاد شرک میں طوفان آ گیا
مل جائے گی نجات گناہوں سے سب کو اب
ممکن ہے ایسا ہونا وہ امکان آ گیا
عاصی کے واسطے در توبہ کا کھل گیا
ہر خاص و عام کے لیے اعلان آ گیا
غفلت کو چھوڑ کر سبھی ہو جائیں مستعد
بخشش کا ہر لحاظ سے سامان آ گیا
وہ جو ہزار ماہ سے افضل ہے ایک رات
آئے گی اس مہینہ میں، فرمان آ گیا
جنت کی اس کے پاس ہیں پروانہ وکلید
گویا کہ خود زمین پہ رضوان آ گیا
مومن کے واسطے ہے دوائے سکونِ دل
اُس کی جلا کا نسخۂ آسان آ گیا
روزہ ہے دن میں شب کو تلاوت کلام پاک
ہر ہر قدم پہ ہر جگہ فیضان آ گیا
ہوں گی ہزار بارشیں رحمت کی روز و شب
جس کے طفیل ہوں گی وہ مہمان آ گیا
عظمت تو اس مہینہ کی ثابت ہے بالیقین
تھا جس کا انتظار وہ رمضان آ گیا

انجینئر مختار فاروقی
0301-6998587
Email:hikmatbaalgha@yahoo.com

حرفے چند با اُمّتِ عربیہ 10 عالمِ عرب سے چند گزارشات

37 | تا بہ فرزندی گرفت او را فرنگ | شاہدے گردید بے ناموس و ننگ

جب سے (مغربی استعمار نے ترقی کرکے) عصر حاضر میں رہبر و قائد بن کر یورپ کو اپنی فرزندی میں لیا ہے تو یہی یورپ (ضمیر وفطرت وحیا میں بے مثال بننے کی بجائے) بے شرم وبے عزت حسینہ (طوائف) کا روپ دھار چکا ہے۔

38 | گرچہ شیرین است و نوشین است او | کج خرام و شوخ و بے دین است او

اگرچہ (دیکھنے والوں کے لیے مغربی تہذیب کے مظاہر) میٹھے اور خوش گوار ہیں تاہم سارا یورپ (فرنگی کے زیرِ سایہ) بے راہ روی (عریانیت وبے حیائی)، خدابیزاری اور بے دینی (سیکولرازم ولبرل ازم) کے راستے پر چل پڑا ہے

39 | مردِ صحرا! پختہ تر کن خام را | بر عیارِ خود بزن ایام را

اے صحرا نشین (عربو)! اُٹھو اور (اپنی کوتاہیوں کو دور کرکے) کردار کی پختگی پیدا کرو اور عصر حاضر کی زمام کار مغرب سے چھین کر اپنے ہاتھ میں لے لو اور اسلام کے تابع کرکے (سارے عالم کا نظام) اپنی تدبیر سے چلاؤ

37۔ سپین میں مسلم اقتدار کے خاتمہ کے بعد جب سے صیہونی استعمار نے سائنسی ترقی اور صنعتی ترقی کو اپنی فرزندی میں لیا ہے اور اس کو آگے بڑھایا ہے اس وقت سے ترقی کا یہ سفر انسانیت کی خدمت کی بجائے ایک انڈسٹری اور ایک 'استعمار' کی لونڈی بن کر رہ گیا ہے۔ بقول علامہ اقبال

نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیب حاضر کی
یہ صناعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے

گویا یہ ساری ترقی ایک خاص ذہنیت کے مافیا (صہیونیت) کے کارپردازوں کے مذموم اور انسانیت دشمن مقاصد کی تکمیل کا آلہ کار بن گئی ہے۔ بقول علامہ اقبال

ع قیامت ہے کہ انساں نوعِ انساں کا شکاری ہے

خدمت انسانی کے انسان دوست جذبوں اور رویوں سے دور ہوکر انسان دشمن رویوں کے فروغ کا سبب بن گیا ہے۔ اب عصر حاضر کی ترقی ایک بدکردار بے حیا حسینہ کی طرح بن کر انسانیت کو حیوان بنانے کا ذریعہ بن گئی ہے۔

38۔ اگرچہ دیکھنے میں آج کا مغرب بڑا حسین اور رنگ بکھیرتا نظر آتا ہے، بجلی، بلبوں کی نظر کو خیرہ کرنے والی روشنیوں، چمکتی دھمکتی سواریوں اور شاندار رہائشوں کے باوصف مغربی استعمار کے زیر سایہ عصر حاضر کا تہذیبی و ثقافتی سرمایہ بدکردار حسینہ کی طرح بے راہ روی، خدابیزاری، دین دشمنی کے رویوں کا مجموعہ ہے۔ آج کا مغرب سیکولر اور خدا شناس نہیں خدا ناشناس اور وحی دشمن سوچ کا حامل ہے۔

39۔ اے صحرا نشین عربو! اٹھو باہمی اختلافات بھلا کر اور اپنی کوتاہیوں کو دور کرکے اسلامی کردار میں پختگی پیدا کرو اور مشرق کی بیداری (یعنی اسلام کے عروج کا پیغام قرآن وحدیث میں دیا گیا) کی جدوجہد کا امام بن کر مستقبل کی عالمی طاقت بن جاؤ۔ برطانیہ کا مشہور فلسفی برٹرینڈرسل (1872ء-1970ء) اپنی کتاب (RE-AWAKEING OF EAST) میں لکھتا ہے کہ تاریخ میں تہذیبی عروج وزوال کا دور مشرق ومغرب میں باری باری آرہا ہے مشرق جاگ اُٹھا ہے اور اب مغربی زوال کے بعد مشرق کے عروج کا دور یقیناً آنے والا ہے۔

اے عالم عرب! اب جاگو اور اسلام کے جھنڈے کو اٹھاؤ اور دنیا کو اس سے آگاہ کرو۔ بقول علامہ اقبال

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

اور

عطا مومن کو پھر درگاہِ حق سے ہونے والا ہے
شکوہِ ترکمانی ، ذہن ہندی ، نطق اعرابی

پھر دلوں کو یاد آ جائے گا پیغامِ سجود
پھر جبیں خاکِ حرم سے آشنا ہو جائے گی
نالۂ صیّاد سے ہوں گے نوا ساماں طیور
خونِ گلچیں سے کلی رنگیں قبا ہو جائے گی!
آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے، لب پہ آ سکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی!
شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے!

علامہ اقبال

عمران خان کے 11 نکات اچھے ہیں لیکن پاکستان میں آج تک یہی دیکھا گیا ہے کہ انتخابات میں منشور کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی، یہاں ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور ہوتے ہیں: ایوب بیگ مرزا

PTI کے مقابلے میں مسلم لیگ ن ہے جسے دائیں بازو کی جماعت تصور کیا جاتا رہا ہے لہٰذا مذہبی ووٹ کو لبھانے اور متوجہ کرنے کے لیے عمران نے ریاست مدینہ کا حوالہ دیا: ڈاکٹر غلام مرتضیٰ

عمران خان کے 11 نکات اور الیکشن 2018ء کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد

سوال: عمران خان کی طرف سے جلسہ لاہور میں پیش کیا گیا 11 نکاتی ایجنڈا کیا PTI کو آئندہ الیکشن میں کامیابی دلا سکتا ہے؟

ایوب بیگ مرزا: پہلے میں اس جلسہ کے انعقاد اور تشہیر پر بات کروں گا۔ پہلے مسلم لیگ نون کے جلسوں کی تشہیر ہمارے سامنے آتی تھی جس میں بے شمار پیسہ خرچ کیا جاتا تھا اور میں اس پر تنقید کرتا تھا۔ مجھے یہی امید تھی کہ عمران خان یا تحریک انصاف کوئی بڑا جلسہ کریں گے تو ایسا انداز نہیں اپنائیں گے۔ میں تشہیر کی ضرورت کا انکار نہیں کرتا۔ تشہیر ہونی چاہیے لیکن اس پر اس طرح پیسہ بہا دینا کہ ایک ایک چوک پر بیس بیس بینرز لگے ہوئے ہیں، یہ اسراف میں آتا ہے۔ جلسہ کی بات پہنچانی مقصود تھی تو ہر چوک پر ایک بینر، کچھ پول ہینگرز وغیرہ لگانے سے یہ کام آسانی سے ہو سکتا تھا۔ اخباروں میں اشتہار شاید کروڑوں کے دیے گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک میں ایک ایسے لیڈر یا حکمران کی ضرورت ہے جس کی زیادہ توجہ اس ملک کے پیسے بچانے پر ہو۔ تحریک انصاف کا رویہ پہلے ایسا نہیں تھا۔ پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ معاشی ہے لہٰذا ہمارے ہر لیڈر کی توجہ اس پر ہونی چاہیے۔ لیکن اس جلسہ میں بہت زیادہ پیسے کا ضیاع ہوا ہے۔ جہاں تک عمران خان کے گیارہ نکات کی بات ہے تو پاکستان میں آج تک یہی دیکھا گیا ہے کہ انتخابات میں منشور کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ البتہ 1970ء کے انتخابات میں جب ذوالفقار علی بھٹو نے روٹی، کپڑا اور مکان کا نعرہ لگایا تھا تو یہ نعرہ بطور منشور کے بہت مقبول ہوا تھا۔ یعنی عوام نے اس پر بڑا اعتماد کیا تھا۔ لیکن عوام کو اس حوالے سے بہت ٹھیس پہنچی تھی کیونکہ بعد میں اس نعرے کے حوالے سے یہی کہا گیا کہ عوام کو روٹی کی جگہ گولی، کپڑے کی جگہ کفن اور مکان کی جگہ قبر ملی۔ اس کے بعد ہمارے عوام اس طرح کے منشور یا نکات پر اعتماد نہیں کرتے۔ اگرچہ منشور کی حیثیت ایک علامت کی ہی ہوتی ہے لیکن دنیا میں اس کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ اس کی تازہ مثال ٹرمپ نے اکنامک گروتھ کی پالیسی دی تو اب وہ اس پر عمل کر کے دکھا رہا ہے۔ کیونکہ امریکہ کی اکانومی جس برے طریقے سے گر رہی تھی ٹرمپ

مرتب: محمد رفیق چودھری

کے آنے کے بعد اس کو سہارا ملا ہے۔ لہٰذا آئندہ عوام اس حوالے سے اس پر اعتبار کریں گے۔ البتہ کسی اور حوالے سے اس کو نکال دیں تو یہ دوسری بات ہوگی۔ لیکن پاکستانی سیاستدانوں کا اپنے منشور کے ساتھ رویہ مثبت نہیں ہے۔ اگر دیکھا جائے تو سب کے منشور کے نکات اچھے ہوتے ہیں لیکن عمران خان کے گیارہ نکات کی ترتیب بہت اچھی ہے اگر اس پر عمل ہو جائے۔ یعنی یقینی طور پر تعلیم کو سرفہرست ہونا چاہیے اور صحت کو دوسرے نمبر پر ہونا چاہیے۔ اس نے اپنی تقریر میں بڑی اچھی مثال دی کہ سڑکیں اور پل تو جنگوں میں تباہ ہو جاتے ہیں اگر آپ کے پاس تعلیم ہوگی تو دوبارہ بنا لیں گے۔ اگر آپ کے پاس تعلیم اور ہنر نہیں ہوگا تو پھر آپ کچھ نہیں کر سکیں گے۔ بہرحال انہوں نے جو باتیں کی ہیں وہ سب اچھی ہیں لیکن ان پر عمل درآمد کس حد تک ہوتا ہے یہ اصل بات ہے۔ عمران خان بذات خود حکومت میں نہیں آئے لہٰذا ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ ان گیارہ نکات کے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔ ان کی یہ بات بھی بالکل صحیح ہے کہ ہمارے حکمرانوں نے زراعت کے شعبے کو بالکل ہی نظر انداز کیا ہے۔ موجودہ پانچ سالہ دور میں دو تین دفعہ کسان سڑکوں پر آئے ہیں یہ ہمارے ملک میں پہلی دفعہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم زرعی ایمرجنسی لگائیں گے تو اللہ کرے کہ وہ اس پر عمل کر سکیں۔ کیونکہ زرعی ایمرجنسی پاکستان کی ضرورت ہے۔ بھٹو نے ایک دفعہ کہا تھا کہ اگر ہمارے صنعتکاروں نے باہر کے ملکوں سے پیسہ واپس نہ لایا تو میں ان کے مقابلے میں کسان کو کھڑا کر دوں گا لیکن انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا۔ اگر وہ اس وقت کسان کو کھڑا کر دیتے تو آج پاکستان کسی دوسرے ملک کا طفیلی نہ ہوتا۔

سوال: عمران خان نے ریاست مدینہ کے ماڈل پر پاکستان کو اسلامی فلاحی ریاست بنانے کی بات تو کی ہے۔ لیکن اپنے 11 نکات میں ملک میں اسلامائزیشن کے لیے کوئی روڈ میپ نہیں دیا آپ کے خیال میں ایسا کیوں ہے؟

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ: عمران خان نے جو گیارہ نکات دیے ہیں وہ سارے اچھے ہیں۔ اس سے پہلے ایک صوبے (خیبر پختونخوا) میں ان کی حکومت پانچ سال رہی ہے اور اس میں انہوں نے کچھ اچھے کام کیے بھی ہیں۔ لیکن جہاں تک اسلامائزیشن کے حوالے سے ان کی بات کا تعلق ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک نعرہ ہی ہے۔ کیونکہ ان کے مقابلے میں مسلم لیگ ن ہے جسے دائیں بازو کی جماعت تصور کیا جاتا رہا ہے لہٰذا مذہبی ووٹ کو لبھانے اور متوجہ کرنے کے لیے انہوں نے ریاست مدینہ کا حوالہ دیا۔ یہ بات بالکل درست ہے کہ دنیا میں صرف دو ہی ریاستیں اسلام کے نام پر وجود میں آئی تھیں، ایک ریاست مدینہ اور دوسری ریاست پاکستان۔ لیکن یہاں صحیح معنوں میں اسلامائزیشن کی طرف کبھی بھی پیش رفت نہیں ہوئی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آئین میں اسلامی دفعات موجود ہیں

لیکن وہ عملی طور پر نہ ہونے کے برابر ہیں۔عمران خان جس ویلفیئر سٹیٹ کا حوالہ دیتے ہیں ان کے سامنے یورپی ممالک کی مثالیں ہیں کیونکہ ان ممالک میں ویلفیئر سٹیٹ کا تصور موجود ہے اور وہ خلافت راشدہ کا ماڈل ہے۔میرے خیال میں وہ اسلامی فلاحی ریاست کے حوالے سے سنجیدہ نہیں ہیں یا ان کو اس بارے میں صحیح اندازہ ہی نہیں ہے۔ان کے جلسوں اور پروگراموں کو دیکھا جائے تو یہی لگتا ہے کہ وہ اسلام کا صحیح روڈ میپ نہیں دے سکتے۔

ایوب بیگ مرزا: ان کے ذہن میں اسلامی سوشل جسٹس کا نظام ہے۔یعنی ہر شخص کو انصاف ملے،مساوات ہو،کسی سے زیادتی نہ ہو اور کسی تعصب کی بنیاد پر کسی کی حمایت یا مخالفت نہ ہو۔ان چیزوں کو ہی وہ ریاست مدینہ سمجھتے ہیں۔اسی کو وہ اسلام کا مغز سمجھتے ہیں۔

سوال: نواز شریف نے PTI کے جلسۂ لاہور کے حوالے سے کہا ہے کہ ’’مجمع پشور دا تے ایجنڈا کسے ہور دا‘‘ کیا نواز شریف کا یہ تاثر درست ہے؟

ایوب بیگ مرزا: کسی سیاسی جماعت کا کوئی بڑا کامیاب جلسہ کر لینا اور اس پر مخالفین کا گھبرا جانا یا پریشان ہونا تو سمجھ میں آتا ہے لیکن یہ بات سمجھ میں آنے والی نہیں ہے کہ سراسیمگی اور گھبراہٹ اس حد تک پھیل جائے کہ آدمی بالکل بدحواسی کا شکار ہو جائے۔لگتا یہی ہے کہ نواز شریف اس سے اتنے بدحواس ہو گئے ہیں کہ انہوں نے ایسا تبصرہ کر دیا۔جن لوگوں کے سامنے پاکستان کے سیاسی جلسوں کی تاریخ ہے وہ جانتے ہیں۔الحمدللہ میرے سامنے یہ تاریخ ہے کہ میں پچاس سال سے جلسوں کو مانیٹر کر رہا ہوں۔ایک وقت تھا کہ جس شہر میں جلسہ ہوتا تھا اسی شہر کے لوگ ہی جلسے میں آتے تھے۔1988ء میں مرکز میں پیپلز پارٹی کی حکومت تھی اور پنجاب میں نواز شریف وزیر اعلیٰ تھے۔اس وقت 23 مارچ کو نواز شریف نے لاہور میں جلسہ کیا اور اپنے اسمبلی ممبران کو پورے ملک سے لوگوں کو لانے کا ٹاسک دیا۔انہوں نے پورے ملک سے لوگوں کو اکٹھا کیا اور باور یہ کرایا کہ یہ صرف لاہور کا جلسہ ہے۔یعنی نواز شریف نے خود اس بدعت کو شروع کیا۔اس وقت انہوں نے یہ قبول نہیں کیا تھا کہ ہم باہر سے لوگ لائے ہیں۔جبکہ اس کے مقابلے میں عمران خان نے کھل کر یہ اعتراف کیا کہ ہم باہر سے بھی لوگوں کو لائے ہیں۔ویسے پورے پاکستان سے لوگوں کو لانا اتنا آسان نہیں ہوتا لیکن اگر پی ٹی آئی والے اتنا بڑا جلسہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں تو اتنی بوکھلاہٹ کی کیا ضرورت ہے۔13 مئی کو ایم ایم اے کا جلسہ ہو رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس میں اس سے بھی زیادہ لوگ لانے کی کوشش کی جائے گی۔

سوال: عمران خان کرپشن کے چارجز لگا کر لوگوں کو پارٹی سے نکال رہے ہیں۔اسی طرح دوسری پارٹیوں کے بدنام زمانہ لوگ PTI میں شامل ہو رہے ہیں۔عمران کے نکالے گئے لوگ بھی کوئی نہ کوئی پارٹی جائن کریں گے۔کرپشن کا یہ Vicious circle کیسے ختم ہوگا؟

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ: اس جلسے کے انعقاد پر جتنا کچھ خرچہ ہوا یہ انہی لوگوں نے دیا ہے جن کو ٹکٹ ملنے کی اُمید ہے۔ظاہر ہے یہ ان کی انوسٹمنٹ ہے۔برطانیہ کو جمہوریت کی ماں کہا جاتا ہے۔وہاں پر کوئی بڑا جلسہ ہوتا ہی نہیں۔وہاں پر کارنر میٹنگز ہوتی ہیں۔لیکن یہاں پر تو ایک نمائش لگتی ہے کہ کون زیادہ اچھے بینرز لگا رہا ہے،کون زیادہ پیسہ خرچ کر رہا ہے۔یہ سب کس لیے خرچ کر رہے ہیں۔

> PTI کے جلسۂ لاہور میں جتنا خرچہ ہوا یہ انہی لوگوں کی انوسٹمنٹ ہے جن کو ٹکٹ ملنے کی اُمید ہے۔ظاہر ہے کل جب وہ جیت کر آئیں گے تو اس سے دگنا نکالیں گے لہٰذا کرپشن کا یہ Vicious circle ختم نہیں ہوگا جب تک کہ پورا نظام نہ بدلا جائے۔

ظاہر ہے کل جب وہ جیت کر آ جائیں گے تو اس سے دگنا نکالنے کی کوشش کریں گے۔عمران خان کی ذات کے حوالے سے کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے کوئی کرپشن نہیں کی،اپنے پیسے زیادہ تر رفاعی اداروں میں لگا دیے۔لیکن ان کی پارٹی میں وہی پرانے لوگ ہیں جو دوسری پارٹیوں سے گئے ہیں۔ان میں کوئی صاف آدمی نظر نہیں آ رہا۔انہی لوگوں کو عوام نے ووٹ دے کر اوپر لانا ہے۔البتہ دیکھنا یہ ہوگا کہ عمران خان کا ان پر کنٹرول کتنا ہوگا۔بہر حال یہ کرپشن کا Vicious circle اتنی آسانی سے نہیں ختم ہوگا۔البتہ کوئی پارٹی اس بنیاد پر الیکشن لڑے کہ صاف لوگ سامنے لانے ہیں اور وہ لوگ اپنے منشور کی بنیاد پر ووٹ حاصل کریں تو کرپشن ختم ہو سکتی ہے۔

سوال: عدلیہ ن لیگ کے کرپشن کیسز کو نمٹانے میں زیادہ فعال نظر آتی ہے بنسبت پیپلز پارٹی کے کیسز کے حالانکہ وہ زیادہ پرانے کیسز ہیں۔آپ کے خیال میں آئندہ الیکشن میں پاکستان کا باشعور ووٹر عدلیہ کے اس رول پر کیسے React کرے گا؟

ایوب بیگ مرزا: اگر ایسا ہے تو اس میں پھر ن لیگ ہی سو فیصد ذمہ دار ہے جس نے پیپلز پارٹی کے ساتھ مک مکا کر کے قمر زمان چودھری کو نیب کا چیئرمین بنایا اور پیپلز پارٹی کو موقع دیا۔پیپلز پارٹی نے وہ کیس چودھری قمر زمان کے ذریعے مسلم لیگ کی حمایت سے صاف کروا دیے یہاں تک کہ آصف زرداری اُجلے اور صاف قرار پائے۔مصیبت یہ کہ تمام ثبوت غائب کر دیے گئے۔جب سپریم کورٹ نے کہا کہ اصلی کاغذات لائیں تو کوئی اصلی کاغذ نہیں ملا بلکہ ساری فوٹو کاپیاں ملیں اور فوٹو کاپی پر سپریم کورٹ فیصلہ نہیں دیتی۔

سوال: کیا حکومت کے پاس نیا بجٹ پیش کرنے کے حوالے سے مینڈیٹ تھا اور جو بجٹ پیش کیا ہے وہ کیسا ہے؟

ایوب بیگ مرزا: حکومت کے بجٹ پیش کرنے کے بارے میں دونوں طرف سے دلائل آئے ہیں جن میں وزن ہے۔جو یہ کہتے ہیں کہ کسی کو پانچ بجٹ سے زیادہ پیش کرنے کا حق نہیں ہے تو یہ بات آئین میں تو نہیں لکھی ہوئی کہ کوئی حکومت چھ بجٹ نہیں پیش کر سکتی۔آئین میں تو اسمبلی کی مدت لکھی ہوتی ہے۔حکومت سے یہ پوچھا جا سکتا ہے کہ آپ کے پاس دو مہینے کی حکومت باقی ہے اور آپ پورے سال کا بجٹ پیش کر رہے ہیں۔لیکن موجودہ حکومت کی بھی یہ دلیل مضبوط ہے کہ بجٹ دو ماہ کا تو نہیں بنایا جا سکتا وہ پورے سال کا ہی ہوتا ہے۔اب پیش ہو چکا ہے لہٰذا ہمیں اس کو تسلیم کرنا چاہیے۔البتہ یہ بڑی عجیب بات ہوئی کہ ایک دن کے اندر ہی مفتاح اسماعیل کو وزارت خزانہ دے دی گئی۔حالانکہ وہ مشیر خزانہ تھے لہٰذا وہ بجٹ نہیں پیش کر سکتے تھے۔وزیر خزانہ موجود تھا وہ بجٹ پیش کر سکتا تھا اور ساتھ ہی ایک ماہ کے لیے پانچ نئے وزیر بن گئے جن پر کروڑوں روپیہ خرچ ہوگا۔بہر حال اس بجٹ کا حجم 5932 ارب روپے ہے اور اس کا خسارہ 1890 ارب روپے کا ہے۔یہ ریکارڈ خسارہ ہے۔حکومت نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم 2300 ارب روپے کا قرض لیں گے۔حالانکہ موجودہ حکومت نے ریکارڈ قرضے حاصل کیے ہیں۔اس سے پہلے کسی حکومت نے اتنے قرضے حاصل نہیں کیے۔5932 ارب میں سے 4435 ارب کی انکم ہوگی۔اس بجٹ کو ایک مقبول بجٹ بنانے کے لیے زمینی حقائق کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ترقیاتی بجٹ میں 200 ارب کی کمی کی گئی ہے جبکہ دفاع کے لیے 180 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔اگرچہ بھارت کو مدنظر رکھا جائے تو اونٹ کے منہ میں زیرا والی بات لگتی ہے۔ڈیموں اور بجلی کے لیے 450 ارب

روپے رکھے گئے ہیں، تعلیم کے لیے 146 ارب اور صحت کے لیے صرف 30 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ مختصر یہ کہ بجٹ کا 30 فیصد دفاع کے لیے اور 30 فیصد سود بھی دیا جائے گا۔ باقی 40 فیصد ملکی اخراجات میں صرف ہوگا۔ بہرحال یہ بجٹ متوسط طبقہ کے لیے کچھ بہتر لگتا ہے۔ میرے خیال میں اس بجٹ سے آنے والی حکومت کے لیے بہت مسائل پیدا ہوں گے۔ پاکستان معاشی لحاظ سے اور پیچھے چلا گیا ہے۔

سوال: ''پشتون تحفظ موومنٹ'' کے مطالبات کس طرف جا رہے ہیں؟

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ: پچھلے پروگرام میں ہم نے اس حوالے سے گفتگو کی تھی۔ بظاہر ان کے مطالبات ٹھیک تھے جس پر حکومت اور آرمی نے ان سے مذاکرات کرنے کا پروگرام بنایا تاکہ ان کے مطالبات پر عمل درآمد ہو سکے اور ان کو ریلیف مل سکے۔ لیکن جب ان کو مذاکرات میں شریک کیا گیا تو ان کے مطالبات نہ صرف بڑھنے شروع ہوئے بلکہ ان کے جلسوں میں پاکستان اور فوج کے خلاف نعرے لگ رہے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ان کو دشمن قوتوں کی سپورٹ حاصل ہے جو اس تحریک کو بنیاد بنا کر پاکستانی فوج کو کمزور کرنا چاہتے ہیں اور فوج کو پریشرائز کرنا چاہتے ہیں۔

ایوب بیگ مرزا: ڈاکٹر سید عالم محسود کی باتوں سے پچھلے پروگرام میں مجھے بہت خوشی ہوئی تھی کیونکہ انہوں نے بڑی پرامن باتیں کی تھیں۔ ایسی باتوں کو لے کر کسی بھی تحریک کا لیڈر اپنے مطالبات منواتا ہے۔ لیکن بعد کی صورت حال دیکھ کر بہت افسوس ہوا کہ باتیں تو انہوں نے کچھ اور کیں یا معاملات ان کے کنٹرول میں نہیں ہیں۔ اب ان کے جلسوں میں پاکستان مخالف جذبات غالب آ رہے ہیں۔

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

دعائے صحت کی اپیل

☆ حلقہ پنجاب شرقی کی مقامی تنظیم ہارون آباد کے اسرہ فقیر والی کے رفیق تنظیم منیر احمد کے مہروں کا آپریشن ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء و احباب سے بھی دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

ووٹ کا حق دار کون؟

عطا محمد جنجوعہ

یورپ میں یہودیوں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے تاہم وہ معاشی و مذہبی اور سیاسی پیکیج بروئے کار لا کر اہل مغرب کے بے تاج بادشاہ بن گئے ہیں۔ چونکہ صیہونی گریٹر اسرائیل کی تگ و دو میں ہیں اس بنا پر اسلامی دنیا اُن کی ہٹ لسٹ پر ہے۔ چنانچہ انہوں نے مسلم بلاک میں مخصوص چیلوں سے ساز باز کر لی ہے۔ اور وہ ہر محاذ پر اُن کو سپورٹ کر رہے ہیں۔ اگرچہ مسلم دنیا میں صیہونی چیلوں کی تعداد نہایت قلیل ہے لیکن چونکہ مسلم دنیا معاشی و عسکری لحاظ سے صیہونی مکاروں کی محتاج ہے۔ اس بنا پر اُن کے چیلے اہم، حساس اور تعلقات عامہ کے شعبوں پر چھائے ہوئے ہیں اور اُن کو ملک کی معروف سیاسی جماعتوں میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ الیکشن کے بعد جس جماعت کی بھی حکومت قائم ہو اُن کی اجارہ داری بدستور قائم رہتی ہے۔ وہ مستحق افراد کو نظر انداز کر کے اپنے ہم خیال طبقہ کو مراعات و مفادات فراہم کر رہے ہیں اور قومی سطح پر قرآن و سنت کو پس پشت ڈال کر شتر بے مہار آزادی کو پروان چڑھا رہے ہیں۔

مسلم دنیا کی حکومتیں صیہونی چیلوں کی منظوری کے بغیر قرارداد پاس نہیں کر سکتیں۔ چونکہ حکومت قانون سازی میں ارکان اسمبلی کی منظوری کی محتاج ہوتی ہے۔ جبکہ ارکان اسمبلی کو عوام بالغ رائے دہی کی بنیاد پر منتخب کرتے ہیں چنانچہ عوام میں ملی شعور بیدار کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ ووٹ دیں، حق رائے دہی کا اظہار کریں مگر اس کے لیے جو اس کا حق دار ہو۔

1۔ امیدوار لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھتا ہو۔ کیونکہ مسلمانوں کی امامت و قیادت و نمائندگی کے لیے مسلمان ہونا ضروری ہے۔

2۔ عقیدہ ختم نبوت پر یقین رکھتا ہو۔ یعنی خاتم النبیین ﷺ کے بعد کسی شخص کے بارے میں عقیدہ نہ رکھتا ہو کہ اُس کو اللہ نے مبعوث کیا یا اُس پر وحی آتی ہے یا اُس کی اطاعت بلا مشروط فرض ہے۔

3۔ نماز قائم کرتا ہو۔ جو شخص خالق کائنات کے سامنے سرنگوں ہوتا ہے فطری امر ہے کہ عوام کی حق تلفی یا اسلام کے منافی امور سرانجام دیتے ہوئے ضمیر اُسے ملامت کرتا ہے۔

4۔ زکوٰۃ ادا کرتا ہو۔ جو صاحب نصاب اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے وہ کرپشن اور لوٹ کھسوٹ سے دامن بچانے کی حتی المقدور کوشش کرتا ہے۔

5۔ امیدوار علیحدگی پسند تحریک سے وابستہ نہ ہو بلکہ وطن کی سلامتی اور اتحاد و یک جہتی کے نظریہ کا حامل ہو۔

6۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ 'تم میں سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے' چنانچہ امیدوار خدمت انسانیت کے جذبہ سے سرشار ہو۔

7۔ عہد نبوی اور خلفاء راشدین کے نظام حکومت کا قیام اس کی سرگرمیوں کا محور ہو۔

8۔ چنانچہ محلہ داری، برادری، نسلی و فرقہ وارانہ تعصب کی بنیاد پر حق رائے دہی کا اظہار نہ کریں۔

9۔ بلکہ قوم کی امانت کو ایسے امیدوار کے سپرد کریں جو اس کا اہل ہو۔ ووٹ ایک مشورہ ہے۔ دیانت پر مبنی رائے کا اظہار کریں۔ ووٹ وکالت ہے لہٰذا اُس کے حق میں دلیل نہ دیں جو طاغوت کا نمائندہ ہو۔

10۔ ایسے اُمیدوار کے حق میں رائے کا اظہار کریں جو اللہ کی عبادت، امام کائنات محمد ﷺ کی اطاعت اور مخلوق کی خدمت کرنے میں مصروف ہو۔ وقت اور حالات کی ضرورت ہے کہ ہم ان باتوں کو مدنظر رکھ کر اپنے حق رائے دہی کا استعمال کریں تاکہ حکومت کے ایوان صیہونی چیلوں کی گرفت سے خلاصی حاصل کر لیں اور مخلص نمائندے کامیاب ہو کر تاجدار مدینہ ﷺ اور خلفاء راشدین کے نظام کو مشعل راہ بنا کر مثالی اسلامی فلاحی حکومت قائم کر سکیں۔

پیالہ الٹ گیا......

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

یوم مئی پر مزدوروں کو تو خبر نہ ہوئی تاہم پورے ملک میں زور وشور سے منایا گیا۔ قبل از یوم مئی خبر پڑھی تو متن یہ تھا: ’’شکاگو کے ’شہداء‘ کو خراجِ تحسین پیش کیا جائے گا۔ پورے ملک میں عام تعطیل ہوگی۔‘‘ امریکہ کے ہمراہ جنگ لڑتے لڑتے ہم کہاں تک آن پہنچے۔ حقیقی شہادت ’’دہشت گردی‘‘ کہلانے لگی۔ امریکی مزدور شہید ٹھہرے۔ قبل ازیں ایک رینڈ کارپوریشن برانڈ عالم نے امریکہ میں 9/11 پر مرنے والے فائر بریگیڈ کے عملے کو بھی ’’شہید‘‘ ٹھہرایا تھا۔ پتہ نہیں یوم مئی کے ان شہداء کی ’’فاتحہ‘‘ کے چاول ہمارے دیہاڑی دار ہانپتے کانپتے پسینے میں نہائے مزدوروں کو کھلائے گئے یا نہیں! امریکی امداد کی مد سے حکومت کو یہ کارِ خیر تو کرنا ہی چاہیے تھا!

ایک اور ’’اعزاز‘‘ بھی اسی نوعیت کا ہمارے حصے آیا ہے۔ ایشیا کی سب سے بڑی صلیب گورا قبرستان کراچی میں جنگِ عظیم کے ’’شہداء‘‘ (شکاگو کے علاوہ) کے لیے بلند کی گئی ہے۔ جدید دور کا یہ منفرد لینڈ مارک کراچی کی سکائی لائن (افق) کو سجانے والا 140 فٹ بلند، بلٹ پروف مضبوط، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نئے چہرے، روشن خیال بیانیے کی علامت ہے۔ اسے ذرا اس خبر کے تناظر میں پڑھیے کہ جرمنی کے صوبے باویریا کے وزیر اعلیٰ نے سرکاری عمارتوں میں صلیبیں لگانے کا حکم دیا ’’مسیحی شناخت‘‘ اجاگر کرنے کو! اس اجلاس سے باہر آ کر مرکزی دفاتر والی عمارت میں صلیب لٹکا دی۔ ان کی ریاستی سیکولرازم کو نقصان نہیں پہنچا! ہم سیکولر تر ہو گئے (مسیحی شناخت اجاگر کر کے)۔ اگر وہ ہماری صلیب دیکھ لیں تو اس کی بلندی پر سرشار اور شرمسار (اپنے تئیں) ہو جائیں۔

اسی روشن خیالی، خیالی ہی میں ہمارے ہاں پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے (کھانا گرم نہ کرنے والی خواتین کو) گلابی موٹر سائیکلیں فراہم کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ تاہم ہمیں گلابی رنگ پر اعتراض ہے۔ کام مردانہ ہے تو رنگ بھی مردانہ ہی ہونا چاہیے۔ ورنہ کہیں زنانہ موٹر سائیکل بھی چلائیں اور کھانا بھی گرم کرنا پڑ جائے تو ساری مشقت دھری کی دھری رہ جائے۔ تین ہزار تقسیم کی جائیں گی۔ اللہ خیر کرے۔ ڈھونڈلی قوم نے فلاح کی راہ۔ اب ہم ترقی کی معراج کو بہت جلد چھولیں گے۔ یوم نسواں پر سائیکل چلانے والی خواتین کی ویڈیو ملاحظہ فرمائیے۔ ان کے تاثرات (بھری سڑکوں پر سائیکل چلانے پر) یوں تھے گویا چاند پر پہنچ گئیں! موٹر سائیکل مریخ سر کروا دے گی؟ باقی حیاباختہ جملے جو لکھے بولے گئے، ہمارا قلم اس کا متحمل نہیں ہوسکتا۔

آمدِ دجال کی تیاری دنیائے کفر میں تو برملا جاری وساری ہے۔ 2001ء سے امریکہ ہو یا اسرائیل، اب مسلم دنیا دامے درمے سخنے اپنا حصہ ڈال رہی ہے۔ مصری جمہوریت میں اخوان المسلمون کا منتخب ہو جانا، جمہوریت کے عالمی ٹھیکے داروں کو ہضم نہ ہوا، قے ہوگئی۔ جس کے بعد منتخب ڈاکٹر مرسی اور عوام کے اخوانی نمائندے حوالۂ زنداں ہوئے۔ جمہورت کو لگی الٹیوں میں (Vomitus) سے السیسی برآمد ہوا، جس نے عوام کا انتخاب ٹینکوں، روڈ رولروں تلے دنیا کی آنکھوں کے سامنے روندا۔ گن شپ ہیلی کاپٹروں سے مردوں، عورتوں، طلبہ وطالبات کو بھونا۔ مذہبی رجحانات، تمام تر عقوبت خانے بھرنے، لاٹھیوں پر بھی دبائے نہ جا سکے۔ اب عالمِ اسلام کے اس نئے (مصری) اتاترک (جس نے قرآن پاک عالم دین کے منہ پر دے مارا تھا) نے 25 ہزار مساجد بند کر دی ہیں۔ رمضان سے پہلے یہ اقدام اس بنا پر ہے کہ یہ ماہِ مبارک نوجوانوں کی مذہبیت کے لیے مہمیز کا کام دیتا ہے۔ نیز 2 لاکھ مساجد اور مصلوں کی مانیٹرنگ ممکن نہیں۔

دنیا بھر میں مسلم ائمہ اور خطیبوں ومفتیان کرام کی آزمائش کا دور ہے۔ ہمارے ہاں بھی اس کی شروعات ہے۔ کارندے سامنے بیٹھ کر بیانیے مانیٹر کر رہے ہیں، خطبوں کی روح سلب کرنے کو! سکولوں کے نصابوں سے پہلے مرحلے میں ایمان اور اسلام نکالا گیا۔ دوسرے مرحلے میں مغربی تہذیب کے عوامل شامل کیے گئے۔ میوزک، ڈانس، برائیڈل شوز، سالگرہیں اہتمام سے منائی جاتی۔ ویلنٹائن ڈے ودیگر خرافاتی تہوار بھی۔ ہاتھوں میں موبائل، واٹس ایپ، فیس بک کی فراوانیاں اس پر مستزاد مخلوط تعلیم ہر سطح پر۔ چھوٹی عمروں میں ہی عشق عاشقی سکہ رائج الوقت۔ اس پر مزید اب بہانے بہانے نجی سکولوں میں جنسی تعلیم متعارف کروائی جا چکی ہے۔ اساتذہ گرتے تعلیمی معیار اور والدین بچوں کی عدم دلچسپی پر متوحش ہیں۔ ہر وقت موبائل بردار، راتوں کو جاگنا، کلاسوں میں اونگھنا، ہوم ورک نہ کرنا، والدین اور اساتذہ کے احترام اور حکم براری سے فارغ۔ امتحانات جیسے تیسے گزارے لائق پاس کرنا۔ میچوں کے ہنگامے رہی سہی کسر پوری کر رہے ہیں۔ اب نوجوانوں نے انتخابات میں بھی گرم جوشی سے جلسہ در جلسہ حصہ لینا ہے۔ لڑکیوں نے بازو لہرانے، بھنگڑوں سے منظر نامہ سجانا ہے۔ قوم کا مستقبل کیا ہے؟

حال ہی میں چین میں کیچڑ جنگ (Mud War) کی تصاویر شائع ہوئیں۔ ہزاروں نے شرکت کی۔ ڈانس بھی ہوئے۔ تاہم ہمارے ہاں اپنے محبوب دوست چین کے شانہ بشانہ کیچڑ اچھالنے کی جنگ ہی کا (انتخابی) موسم ہے۔ وہاں ہزاروں، یہاں بھی شرکت کم نہیں! ڈانس بھی موجود ہیں۔ ادھر میکسیکو میں گدھوں کا میلہ ہوا۔ لوگ پالتو گدھے سنوار سجا کر لائے تھے۔ تصویر میں فدوی صورت گدھے دیکھے جاسکتے ہیں۔ مگر مالک بھی ہمراہ تھے ان کی خدمات (مزدوری، محنت) کو خراجِ تحسین پیش کرنے کو۔ ہمارے ہاں گدھا تنہا اپنا راستہ پہچانتا ہے اور بلا مالک پر فارم کرتا ہے۔ پرویز مشرف جب تک پاکستان رہے عدالتوں کے لیے عارضۂ کمر میں مبتلا رہے، جو جہاز کی سیڑھیاں پھلانگنے سے ٹھیک ہوگئی تھی۔ نقیب اللہ کے وکیل کے مطابق راؤ انوار پچھلی پیشی تک ہشاش بشاش بلا ہتھکڑی مکمل پروٹوکول کے ساتھ عدالت میں پیش ہوئے تھے۔ اب وہ ’’اچانک‘‘ بیمار پڑ گئے ہیں۔ جیل سے گھر منتقل کر دیئے گئے ہیں۔ ان کا علاج بھی یہاں تو ممکن نہیں ہوگا۔ جہاز والا علاج ہی ایسوں کو راس آتا ہے۔ نقیب اللہ کے لواحقین قاتل، قاتل کا واویلا کرتے رہ گئے۔

ایک معاصر کالم نگار نے عمان میں ایک ’’دانشور‘‘ حافظِ قرآن سے کچھ نئے اسباق اخذ کر کے (رینڈ کارپوریشنوں کی) نذر فرمائے ہیں۔ مثلاً: ’’عربی زبان میں لفظ ’’علم‘‘ سائنسی علوم کے لئے استعمال ہوتا ہے اور ’’علماء‘‘ سے مراد سائنسی علوم کے ماہرین ہوتے ہیں۔ لیکن ہم نے ’’بدقسمتی سے‘‘ (کس کی بدقسمتی؟ امریکہ کی!) علم کو علمِ دین اور علماء کو دینی علم تک محدود کر دیا ہے اور یہ عالمِ اسلام کا بہت بڑا ’’ڈیزاسٹر‘‘ (تباہی) ہے!‘‘ اسی نوعیت کی مزید تین تباہیاں بھی انہوں نے ان دانشور صاحب کے (باقی صفحہ 14 پر)

علمائے کرام اور نفاذِ اسلام

ڈاکٹر ضمیر اختر خان
zamirakhtarkhan@yahoo.com

حکومت آزاد جموں وکشمیر کی جانب سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے حوالے سے جو دستوری فیصلہ کیا گیا تھا آزاد کشمیر کے علمائے کرام نے اس کو سراہتے ہوئے اظہار تشکر کے لیے کانفرنسیں منعقد کی ہیں۔ مظفر آباد اور ضلع باغ سے موصول ہونے والی خبروں کے مطابق عوام الناس نے علماء کی اس کوشش کو کامیاب بنانے میں بھرپور ساتھ دیا ہے اور بڑی تعداد میں ان کانفرنسوں میں شرکت کر کے اپنے ایمانی جذبے کا کھل کر اظہار کیا ہے۔ وزیر اعظم آزاد جموں وکشمیر راجہ فاروق حیدر نے بھی باغ میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’ختم نبوت کے لیے دس حکومتیں قربان کر سکتا ہوں۔ یہ ہمارے ایمان کا تقاضا ہے اور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت کی خاطر قرارداد ختم نبوت منظور کروائی‘‘۔

ہم سمجھتے ہیں کہ علمائے کرام نے آزاد کشمیر حکومت اور قانون ساز اسمبلی کے معزز اراکین کے ساتھ جس طرح والہانہ انداز میں یکجہتی کا اظہار کیا ہے وہ اسلام کے پیغام امن و سلامتی کا تقاضا ہے۔ انہوں نے پہلے 6 فروری 2018ء کو قانون ساز اسمبلی کی طرف سے امتناع قادیانیت بل پاس کرنے پر ارکان اسمبلی کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کر کے عوامی تائید کا یقین دلایا اور اب عظیم الشان کانفرنسیں منعقد کر کے جذبات تشکر کے ساتھ حکومت کو اسلامی نظام کے نفاذ کی طرف مزید پیش رفت کرنے کی ترغیب دی ہے۔ امید ہے کہ حکومت اس تعاون سے بھرپور فائدہ اٹھا کر دنیا و آخرت میں سرخروئی کا اپنے لیے سامان پیدا کرے گی۔ ہماری علمائے کرام سے بھی گزارش ہے کہ وہ صرف ختم نبوت کے حوالے سے کانفرنسیں منعقد کرنے پر ہی اکتفا نہ کریں بلکہ اپنی جدوجہد کو مزید تیز کریں اور حکومت آزاد کشمیر سے مطالبہ کریں کہ وہ ختم نبوت پر حقیقی ایمان کا تقاضا بھی پورا کرے اور اپنے زیر انتظام علاقے پر شریعتِ خاتم النبیینؐ کو نافذ کرے۔ وزیر اعظم آزاد کشمیر نے شفاعت کی بات بھی کی ہے۔ انہیں باور کرایا جائے کہ شریعتِ مصطفیٰؐ کو عملاً اختیار کرنے سے ہی وہ شفاعتِ نبوی کے حقدار قرار پائیں گے۔ محض نظری طور پر ختم نبوت کے عقیدے کو مان لینا یقیناً بڑی خوش قسمتی ہے مگر ختم نبوت کے عملی تقاضوں یعنی اسلام کے عادلانہ نظام سے پہلوتہی کرنا بڑی بدقسمتی ہوگی جو انجام کار کے اعتبار سے ہمیشہ کی ناکامی ہوگی۔

علمائے کرام نے پاکستان اور آزاد کشمیر میں ختم نبوت کے علمی پہلو کو بہت اچھی طرح اجاگر کیا ہے۔ اسی کے نتیجے میں دستوری و قانونی طور پر اس عقیدے کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ یہ انتہائی قابل تعریف کام ہے۔ لیکن عقیدۂ ’’ختم نبوت‘‘ پر ایمان کے بعد اس کے سب سے بڑے تقاضے کی طرف ابھی تک خاطر خواہ توجہ نہیں ہو سکی جو کہ ختم نبوت پر ایمان کا منطقی نتیجہ ہے۔ وہ تقاضا محمد ﷺ پر نازل ہونے والے دین اسلام کا زندگی کے جملہ شعبوں میں قیام و نفاذ ہے۔ یہ ختم نبوت کا وہ عملی پہلو ہے جس کی طرف سے امت مسلمہ من حیث المجموع غافل ہے۔ علماء سے بڑھ کر اس حقیقت سے کون واقف ہوگا۔ یہ کیسی ستم ظریفی ہے کہ محمد ﷺ کی امت میں ہونے کے دعویدار لگ بھگ ڈیڑھ ارب مسلمان آپ کے لائے ہوئے نظام عدل و قسط کو نہ صرف یہ کہ اپنے دائرہ اختیار میں لاگو نہیں کرتے بلکہ آپؐ کی تعلیمات کے خلاف غیروں کے نظام کو اختیار کیے ہوئے ہیں۔ یہ ایسی غفلت ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید گواہ ہے کہ انبیاء کی تعلیمات کو مسترد کرنے کے نتیجے میں بڑی بڑی قومیں ہلاک کر دی گئیں۔ ہمارے اوپر بھی اس ضابطہ الٰہی کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ یہ تو نبی ﷺ کی رحمۃ للعالمینی کا فیض ہے کہ اب عذاب استیصال (Total extermination) نازل نہیں ہوتا۔ جہاں تک چھوٹے چھوٹے عذاب ہیں وہ تو آئے دن ہم پر نازل ہو رہے ہیں۔ یہ کیا کم عذاب ہے کہ دنیا کے نقشے پر موجود 58 مسلم ممالک میں سے کوئی ایک بھی نہیں ہے جو اپنی خود مختاری کا دعویٰ کر سکے۔ ہماری سماجی، معاشی، سیاسی حتیٰ کہ دفاعی پالیسیاں بھی عالمی طاقتوں کے اشاروں پر بن رہی ہیں۔ دور کیوں جائیں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دفاعی ماہرین عرصہ دراز تک ملک کی مغربی سرحد کو محفوظ بنانے کی تگ و دو میں لگے رہے۔ اسی کے لیے روس کے خلاف خطرناک مہم میں بھی شریک ہوئے اور اس میں کافی حد تک کامیاب بھی ہوئے مگر ’’شیطان بزرگ‘‘ کی ایک ٹیلی فون کال پر اپنا کیا کرایا کھوہ میں ڈال دیا اور دوسروں کی جنگ لڑنے کے لیے ہراول دستے کا کردار ادا کرنا شروع کیا۔ اس سے بڑھ کر رسوائی کیا ہوگی۔

علمائے کرام اپنے فرض منصبی کی لاج رکھتے ہوئے آزاد کشمیر کی حکومت اور معزز اراکین اسمبلی سے اپیل کریں کہ وہ ہمت کریں تو اس چھوٹے سے خطے کو الٰہی نظام کے تابع کر کے دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکتے ہیں۔ یہ کام آسان نہیں ہے مگر مجاہد اول سردار عبدالقیوم خان مرحوم و مغفور جیسے عالی دماغ سیاست دان کے جانشین، سردار ابراہیم مرحوم جیسے زیرک قانون دان کے نام لیوا اور راجا حیدر خان مرحوم کے صاحبزادے موجودہ وزیر اعظم اگر اپنی آخرت بنانے کے لیے ڈٹ جائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ کام نہ ہو سکے۔ آزاد کشمیر کے عوام مجموعی طور پر دین پسند ہیں اور اپنے سیاست دانوں کے ان اقدامات کی حمایت و تائید کریں گے۔ بالفرض محال اس عظیم کام کی انجام دہی میں اندرونی یا بیرونی کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے تو وہ یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ انہوں نے بھرپور کوشش کی تھی اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اصل چیز اخلاص نیت سے کوشش کرنا ہی کامیابی کے لیے کافی ہے۔ یہ حقیقت قرآن مجید میں جابجا بیان ہوئی ہے۔ کتنے ہی انبیاء کرام ایسے گزرے ہیں جن کی محنت کا کوئی نتیجہ نہ نکلا مگر وہ اپنے رب جل وعلا کے حضور کامیاب ٹھہرے۔

ہم توقع رکھتے ہیں کہ علمائے کرام نے جس بڑے پیمانے پر اظہار تشکر کے لیے ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کی ہیں اور حکومت آزاد کشمیر اور اراکین اسمبلی نے جس جوش و خروش کے ساتھ رد قادیانیت بل پاس کیا اور ختم نبوت پر اپنے غیر متزلزل ایمان کا اظہار کیا بالکل اسی جذبے کے ساتھ اسلامی نظام کے نفاذ کا بھی آغاز کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

علمائے کرام فوری طور پر حکومت آزاد کشمیر کو توجہ دلائیں کہ وہ ان چند امور کو ترجیحی بنیادوں پر انجام دے۔

ان کی برکت سے اسلامی نظام کی راہیں ہموار ہوں گی۔

ازروئے قرآن اسلامی نظام کی طرف پیش قدمی کے لیے حکومت کو سب سے پہلے نظام صلوٰۃ کا اجرا کرنا چاہیے۔ سرکاری اہل کاروں کو پابند کیا جائے کہ وہ خود نماز کی پابندی کریں اور اپنے دائرۂ اختیار میں نماز کی ترغیب، تشویق اور ضرورت پڑے تو ترہیب سے کام لے کر اس فرض کی ادائیگی کو یقینی بنائیں۔ اس کام کو معمولی نہ سمجھا جائے۔ اس کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے صرف ایک واقعہ نقل کرنا کافی ہے۔ حضور ﷺ نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو سب سے پہلے جس حکم کی تعمیل کرانا ان کے ذمہ لگایا وہ نماز ہی تھی۔

عوام الناس کو نماز کا پابند بنانے کے لیے میڈیا کا استعمال کیا جائے۔ ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات بلکہ سوشل میڈیا کے ذریعے تسلسل سے نماز کے اوقات کی تشہیر کے علاوہ نماز کے فوائد، برکات اور نہ پڑھنے کی صورت میں نقصانات بتائے جائیں۔ دوسری چیز نظام زکوٰۃ کا اہتمام کیا جائے۔ اموال ظاہر پر نصاب کی شرط کے ساتھ سال گزرنے پر زکوٰۃ کی وصولی کا انتظام کر کے کفالت عامہ کا زبردست نظام قائم کیا جا سکتا ہے۔ اس نظام کو آزما کر تو دیکھیں۔ دولت کی گردش سے غربت، بے روزگاری اور معاشی ناہمواری کا خاتمہ ہو جائے گا اور رب ذوالجلال کی بارگاہ میں سرخروئی بھی ہوگی جو کہ اصل کامیابی ہے۔ تیسری چیز امر بالمعروف ہے۔ ایک اسلامی حکومت کے بنیادی فرائض میں معاشرے کو نیکی کی راہ پر چلانا بھی ہے۔ اور چوتھی بنیادی چیز نہی عن المنکر ہے۔ یہ اسلامی حکومت کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ اپنی حدود میں کسی شر کو سر اٹھانے کی اجازت نہ دے۔ فی زمانہ برائیوں کی تشہیر کا سب سے بڑا ذریعہ ذرائع ابلاغ ہیں۔ ان کے اس منفی کردار پر قدغن لگائی جائے۔ مادر پدر آزادی کا اسلام میں کوئی تصور نہیں ہے۔ تمام ذرائع ابلاغ کو اخلاقی حدود کا پابند بنایا جائے۔ ان کے ذمہ ملت کی تعمیر کا بڑا ہدف رکھا جائے تو چند سالوں میں لوگوں کے شعور کی بلندی اور عمل میں بہتری کے آثار نظر آنا شروع ہو جائیں گے اور دنیا خاتم المرسلین ﷺ کے لائے ہوئے دین کی برکات کو دیکھ کر حلقہ بگوش اسلام ہونے پر مجبور ہو جائے گی۔

ان شاء اللہ۔ علمائے کرام نبی ﷺ کے وارث ہیں اور یہ حق وراثت اس وقت پوری طرح ادا ہوگا جب ''رب کی دھرتی پر رب کا نظام'' راج کرے گا۔

بقیہ: کارتریاقی

حوالے سے گوش گزار فرمائی ہیں! یوں تو پھر سائنسی علوم کے ''علماء'' میں سے ایک شہرہ آفاق ''عالم''، سٹیفن ہاکنگ یہ کہتے کہتے مر گیا کہ ''خدا کا وجود نہیں ہے'' (اگلے ہی لمحے پتا تو چل ہی گیا ہوگا) مزید ایک سائنسی عالم آسٹریلیا کے ڈیوڈ گوڈیل ہیں۔ (جو راقمہ کے مضمون Ecology اور باٹنی کے ''عالم'' ہیں) یہ 104 سال کی عمر پا کر جی جی کی تھک گئے ہیں۔ اب خود مرنے کے لیے سوئٹزرلینڈ جا رہے ہیں۔ آسٹریلیا میں خود مرنے Euthanasia کی اجازت نہیں ہے۔ انہیں غم یہ ہے کہ انہیں نہ کوئی بیماری ہے نہ غم! تاہم کہتے ہیں میں اس عمر کو پہنچ گیا ہوں کہ جس پر میں خوش نہیں ہوں! اس موت میں ان کی مدد کرنے والی تنظیم کا نام ہے ''ایگزٹ انٹرنیشنل!'' اس تنظیم کو تو کوئی ایگزٹ کنٹرول لسٹ پر ڈالے! اس لئے کہ ہم مسلمانوں (دانشوروں نہیں) سے پوچھا ہوتا تو بتاتے:

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہو کہ مرجاؤ گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جاؤ گے؟

اپنے پیش رو ہاکنگ کے پاس؟ جسے اب خدا نظر آ چکا ہوگا۔ پناہ بخدا! ہمارے والے تو سوئٹزرلینڈ کو مال بینکوں میں بھیجتے ہیں اور یہ حضرت موت ڈھونڈتے ہیں سوئٹزرلینڈ میں؟ قبل ازیں ایک بوزنہ سائنس دان ڈارون بھی ہو گزرا ہے۔ جس کی سائنس کی معراج افریقہ کے جنگل سے برآمد شدہ اس کے ''اب وجد'' تھے! بن مانس پرکھے! تو پھر نعوذ باللہ سائنس دان کے باپ دادا کیا ٹھہرے؟

آخر میں اس علم، علمیت کا ماحصل مسقط کے اوپرا ہاؤس (Opera رقص و موسیقی کے ساتھ اداکاری) پر فاضل کالم نگار نے رشک آمیز حسرت ظاہر کی ہے۔ کہ یہ مسقط کی رواداری، آرٹ سے محبت اور روشن خیالی کا مظہر ہے۔ (جو پاکستان میں ہنوز موجود نہیں!) ایسی ہی عربی دانی کے ہاتھوں سعودی عرب کی مقدس سرزمین پر ایسے ہی ''اوپرے'' اقدامات کئے جا چکے ہیں۔ اس سے بھی بڑھ کر! پاکستان کو لکس ایوارڈ، ویٹ حسن تماشوں، سینما، تھیٹری خرافات اور 78 چینلوں پر کلبل کلبل کرتی ناچتی حسیناؤں میں کیا کسر ہے مزید اوپرے کی؟ اذانیں گھٹی گھٹی، خطبے ڈھکے چھپے...... اور کیا درکار ہے رینڈ کارپوریشن کی تشفی کو؟ متاعِ دین و دانش کس کس رنگ لٹ چکی! اب بھی کیا انہیں علمِ دین کو ہاکنگ نما عالم فراہم کرنے کی چاہت باقی ہے؟ دینی تو چھوڑیئے۔ پاکستان تو دنیاوی، معاشی پسماندگی کی طرف لڑھکا چلا جا رہا ہے۔ اس کی فکر کیجئے۔ ادنیٰ تصرف کے ساتھ:

خواب تھے رات کے پیالے میں
اور پیالہ الٹ گیا ہم سے

✿✿✿

تازہ شمارہ
اپریل تا جون 2018ء

دعوت رجوع الی القرآن کا نقیب
علوم و حِکم قرآنی کا ترجمان

سہ ماہی حکمت قرآن (لاہور)

بیاد: ڈاکٹر محمد رفیع الدین ـــ ڈاکٹر اسرار احمدؒ

اس شمارے میں

قافلۂ مہر و وفا ـــ ڈاکٹر ابصار احمد
مِلاکُ التأویل (۱۳) ـــ ابو جعفر احمد بن ابراہیم الغرناطی
نیک مقاصد کے لیے دولت حاصل کرنا ـــ پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
مسئلۂ اختیار ـــ محمد رشید ارشد
حقیقتِ کائنات اور انسان ـــ ڈاکٹر محمد رفیع الدین

افاداتِ حافظ احمد یارؒ ''ترجمہ قرآن مجید مع صرفی و نحوی تشریح'' (در
محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا دورۂ ترجمہ قرآن بزبانِ انگریزی
Message of The Quran تسلسل کے ساتھ شائع ہو رہا ہے

☆ صفحات: 96 ☆ قیمت فی شمارہ: 60 روپے ☆ سالانہ زرِ تعاون: 240 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور
K-36، ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 3-042-35869501

کلیۃ القرآن لاہور کی سالانہ تقریب
تکمیل بخاری شریف و دستار بندی

مرتضیٰ احمد اعوان

22 اپریل 2018ء کو کلیۃ القرآن (قرآن کالج) لاہور میں تیسری تقریب تکمیل بخاری شریف و دستار بندی منعقد ہوئی۔ طلبہ اور اساتذہ کرام کا جوش و ولولہ قابل دید تھا۔ پروگرام میں ملک کے طول وعرض سے مختلف مکاتب فکر کے لوگوں نے شرکت کی۔ انتظامی کمیٹی کے ممبران نے اس تقریب کے انتظامات کو احسن انداز سے انجام دیا۔ پروگرام کو کنڈکٹ کرنے کے فرائض کلیۃ القرآن کے استاد مولانا محمد فیاض نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا۔ جس کی سعادت مولانا فضل الرحمٰن نے حاصل کی جبکہ کلیہ کے ہونہار طالب علم میاں حمزہ ہریرہ نے حمد باری تعالیٰ کی سعادت حاصل کی۔

مرکزی انجمن خدام القرآن کے ناظم اعلیٰ جناب ڈاکٹر عارف رشید نے اپنے استقبالیہ خطاب میں تمام حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ انہوں نے تحریک رجوع الی القرآن کا پس منظر بیان کرتے ہوئے کہا کہ بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ کو اللہ نے تحریکی ذہن دیا تھا۔ انہوں نے اپنے سکول کے زمانہ طالب علمی میں مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے تحت تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آپ کالج کے زمانے میں اقبال کی شاعری اور مولانا مودودی کے فکر اسلامی سے متعارف ہوئے۔ چنانچہ جمعیت میں شامل ہو گئے اور بعد میں جمعیت کے ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے۔ جب آپ تعلیم سے فارغ ہوئے اور عملی زندگی میں قدم رکھا تو جماعت اسلامی میں شمولیت اختیار کی اور پھر جماعت اسلامی ساہیوال کے امیر منتخب ہوئے۔

لیکن بعض فکری اور منہج کے اختلافات کی بنا پر اس سے علیحدگی اختیار کر لی اور اپنے طور سے قرآن اور اسلام کی خدمت کا بیڑا اٹھایا۔ 60ء کی دہائی میں آپ نے لاہور میں دروس قرآن کے حلقے قائم کیے۔ آپ روزانہ درس قرآن دیتے تھے۔ 1972ء میں آپ نے انجمن خدام القرآن قائم کی تا کہ لوگوں کا پڑھا لکھا ذہین طبقہ قرآنی فکر سے متعارف ہو۔ 1987ء میں قرآن کالج قائم کیا جو بیس سال تک چلتا رہا لیکن پھر چند وجوہات کی بنا پر ڈاکٹر صاحب نے کالج کو بند کر کے کلیۃ القرآن کی بنیاد رکھی۔ اور آج اس کو شروع ہوئے دس سال ہو چکے ہیں اور تیسرا بیچ مکمل ہو رہا ہے۔ مجھے آپ کو یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ ہمارے اس ادارے سے فارغ التحصیل لوگ اس ملک کے بڑے بڑے عہدوں پر اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اور اس وقت بھی چار پانچ طلباء ایسے ہیں جو ایم فل، پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ الحمدللہ!

کلیۃ القرآن کے پرنسپل جناب ریاض اسماعیل نے ادارے کی سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ کلیۃ القرآن میں اس وقت 134 طلباء زیر تعلیم ہیں۔ ہم نے ادارے کی بہتری کے لیے اس کے چار شعبے بنائے ہیں جن میں شعبہ تربیت، شعبہ امتحانات، شعبہ دارالاقامہ (ہاسٹل) اور شعبہ تعلیمات شامل ہیں۔ ان کی نگرانی مختلف اساتذہ کر رہے ہیں۔ اس دفعہ وفاق المدارس کے چھ درجوں کے امتحانات کا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے البتہ رزلٹ دو ماہ تک آئے گا۔ پچھلے سال کا رزلٹ ہمارا سو فیصد رہا تھا یعنی ہمارے تمام طلبہ نے ہر درجے میں کامیابی حاصل کی۔ اس دفعہ بھی اساتذہ اور طلباء کی محنت کو دیکھتے ہوئے مجھے امید ہے کہ تمام درجوں کا رزلٹ سو فیصد آئے گا۔ ان شاء اللہ۔ عصری تعلیم میں ہمارے نتائج بڑے شاندار رہے۔ پچھلے سال ہمارے طلبا نے مختلف مضامین میں ایم اے کیا۔ البتہ اس دفعہ ابھی ایم اے پارٹ ٹو کا امتحان جون یا جولائی میں ہونا باقی ہے۔ یہ طلباء مختلف مضامین میں ایم اے کے امتحان دیں گے۔ آپ سے درخواست ہے کہ ان کے لیے خصوصی دعا کریں۔ کلیہ کے اس کیمپس میں جگہ بہت کم ہے لیکن الحمدللہ دوسرے کیمپس کی تعمیر کی منصوبہ بندی جاری ہے۔ وہ جب مکمل ہو جائے گا تو ہم اپنے تعلیمی منصوبوں کو توسیع دیں گے۔

اس کے بعد حافظ اسد اللہ نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی۔

کلیۃ القرآن کے ناظم تعلیمات مولانا عبدالوہاب نے درجہ دورۂ حدیث کا تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ دورۂ حدیث میں صحاح ستہ کی چھ کتابیں پڑھائی جاتی ہیں جن میں بخاری، مسلم، داؤد، نسائی، ترمذی ااور ابن ماجہ شامل ہیں۔ اس کلاس میں نبی اکرم ﷺ کی زندگی کے تمام پہلوؤں کے حوالے سے بات کی جاتی ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سنت و حدیث سے بے توجہی کی بنا پر آج ہم نبی اکرم ﷺ کی سنتوں کو ترک کر رہے ہیں جو قیامت میں آپ ﷺ کی شفاعت سے محرومی کا باعث بن سکتی ہیں۔ صحاح ستہ کے سارے مؤلفین عجمی ہیں یعنی جو دین کا کام کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے کام لے لیتے ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی زندگی میں ساٹھ ہزار طلباء کو بخاری پڑھائی۔ دورۂ حدیث کی اس کلاس میں شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز نے بخاری و مسلم جلد اول کی تدریس کی جبکہ بخاری جلد دوم کی تدریس احقر کے ذمہ تھی۔ مسلم جلد دوم مولانا عمران طارق نے پڑھائی۔ مفتی عبدالرحمٰن نے ابوداؤد کی تدریس کی، مولانا سعد حسن نے ترمذی جلد اول پڑھائی جبکہ جلد دوم مولانا قاری حسین احمد نے پڑھائی۔ اس کے علاوہ نسائی شریف، ابن ماجہ اور شمائل کی تدریس مولانا فرحان نے کی۔ دورۂ حدیث میں صحاح ستہ کے علاوہ دیگر احادیث کی کتابیں بھی پڑھائی جاتی ہیں جن میں موطا امام مالک، موطا امام محمد اور طحاوی شریف شامل ہیں۔ ان تینوں کتابوں کو مولانا شفیع اللہ نے پڑھایا۔

شیخ الحدیث مفتی عزیز الرحمٰن (مسؤل، وفاق المدارس العربیہ لاہور پاکستان) نے اپنے خطاب میں کہا کہ الحمدللہ! یہ ادارہ روز بروز ترقی کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے مزید ترقی عطا کرے۔ جو لوگ دورۂ حدیث کی تکمیل کے بعد عملی میدان میں جانے والے ہیں وہ وارثین انبیاء کہلائیں گے۔ ان سے تقاضا یہی ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے اخلاق حسنہ والی زندگی اپنانے کی کوشش کریں۔ محبت کرنے میں مسلم اور غیر مسلم دونوں حقدار ہیں جو بندہ اللہ کی مخلوق سے محبت کرتا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں۔ آج کے دور میں آپس میں محبت کا فقدان ہے۔ ہر بندہ محبت کا متلاشی ہے۔ وارثین انبیاء محبت کو عام کریں تا کہ لوگ اسلام کے قریب آئیں۔ ایک مسلمان کا کسی انسان سے کشادہ دلی کے ساتھ ملنا بھی صدقہ ہے۔ آج معاشرے میں اخلاق نبوی ﷺ کا فقدان ہے۔ میرے نوجوان شاگردوں میں سنت نبوی کا شوق ہونا چاہیے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور وارثین انبیاء کو چنیدہ لوگوں میں شمار کیا ہے۔ آج ہم بزرگوں سے دعائیں کرواتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی حدیث ہے کہ جس مسلمان نے کسی انسان کا کام کیا اگر صبح کیا تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لیے دعا کرتے ہیں اور اگر شام کو کیا تو صبح تک دعا کرتے ہیں۔ ہمیں اپنے نوجوان فضلاء سے یہی امیدیں اور توقعات وابستہ ہیں کہ وہ اخلاق نبوی کا نمونہ ثابت ہوں گے۔

مہمان خصوصی شیخ الحدیث مولانا حافظ اللہ (جامعہ منظور الاسلامیہ لاہور) نے دورۂ حدیث کے طلباء کو آخری حدیث کا مطالعہ کروایا۔ انہوں نے کہا کہ احادیث کو جمع کرنے کے

لیے راوی بہت احتیاط کرتے تھے۔ متقدمین میں حدیث کی دو قسمیں ہوتی تھی ایک حدیث صحیح اور دوسری حدیث ضعیف۔ آپ لوگوں نے پورا سال حدیث پڑھی ہے لہٰذا اب آپ بھی راوی بن چکے ہیں۔ معاشرے میں رہتے ہوئے حدیث کے تقدس کو برقرار رکھتے ہوئے آپ کو اسی طرح احتیاط کرنی پڑے گی جیسے ان حضرات نے کی تھی۔ کیونکہ حدیث کی ذمہ داری معمولی نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ پوری دنیا کے لیے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ دنیا میں بہت تبدیلیاں اور تغیرات رونما ہو چکے ہیں لیکن دنیا کے ہر مسئلے کا حل نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات میں موجود ہے۔

انہوں نے بخاری کی آخری حدیث کے الفاظ ((کلمتان حبیبتان الی الرحمن، خفیفتان علی اللسان، ثقیلتان فی المیزان: سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم)) کا مطالعہ کراتے ہوئے کہا کہ اس حدیث کے کلمات بہت آسان ہیں لیکن قیامت کے دن ترازو میں یہ بہت بھاری ہوں گے۔ امام بخاری صحیح بخاری میں پہلی حدیث نیت والی لائے جبکہ آخری حدیث اعمال کے تلنے والی لائے۔ اور اس میں نیت کا کردار بنیادی ہوگا۔ یعنی جو بھی خیر کا عمل اچھی نیت، خلوص اور محبت کے ساتھ کیا جائے گا وہ اللہ کے ہاں مقبول ہوگا جبکہ برا عمل اگر اچھی نیت کے ساتھ بھی کیا جائے گا تب بھی وہ اچھا نہیں ہوگا۔ ہمیں مشتبہ اعمال سے بھی بچنا چاہیے اور صرف اچھے اعمال کرنے چاہییں۔

اس کے بعد دورۂ حدیث کے طلباء میں دستار بندی کی گئی۔

صدر انجمن خدام القرآن جناب ڈاکٹر ابصار احمد نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ بہت ہی بابرکت محفل ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اس وقت دو دنیائیں آباد ہیں ایک دنیا دین کی تعلیم و تعلم اور نشر و اشاعت والی ہے جبکہ دوسری دنیا لبرل اور سیکولرازم والی ہے۔ جس میں خواتین کی آزادی کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ طرفہ تماشہ ہے کہ ایک تازہ اخباری اطلاع کے مطابق موجودہ حکومت خواتین کو موٹر سائیکلز دے رہی ہے۔ تا کہ خواتین بھی مردوں کے شانہ بشانہ سڑکوں پر نکلیں، جبکہ قرآن خواتین کو گھر میں رہنے کا حکم دیتا ہے۔ ایک خاص پہلو سے دین کے بنیادی ماخذ تین ہیں یعنی قرآن پاک، حدیث رسول ﷺ اور صحابہ کرام کا عمل۔ ہم نے ان سے ہی اپنے ایمان اور علم کو حاصل کرنا ہے۔ آج کا دور انحراف اور بدعات کا ہے جبکہ ہمیں اتباع رسول ﷺ کو اپنانا ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے شاگردوں کو مسلسل یہ ہدایت کرتے تھے کہ پیروی کرو اور خود کوئی طریقے نہ نکالو بس یہ سمجھ لو کہ تمہیں کفایت کر دی گئی ہے۔ آج کے جدید تعلیم یافتہ لوگوں کی سوچ اور فکر میں بڑے پیمانے پر انحراف پایا جاتا ہے۔ بعض جدید دانشور فطرت انسانی کو بہت اہمیت دیتے ہیں بلکہ اسے آخری کسوٹی سمجھتے ہیں۔ جبکہ واقعہ یہ ہے کہ عقول انسانی کو ہوائے نفس سے علیحدہ کرنا، حقیقی انسانی منفعت کے قابل بنانا اور زمین پر صالح حیات کی پرورش کرنا اور اس کو پروان چڑھانا صرف شریعت کے بس کی بات ہے۔ شریعت پر چل کر ہی انصاف پر مبنی معاشرہ قائم کر سکتے ہیں۔ ایک دوسرے قول میں عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: ''جس کو کسی کی راہ پکڑنی ہو، اس کو چاہیے کہ وہ ان ہستیوں کی راہ پکڑے جو گزر چکی ہیں یعنی اصحاب محمد ﷺ، جو امت کی برگزیدہ ہستیاں، قلوب میں سب سے نیک، علم میں سب سے گہرے، تکلف میں سب سے کم، بس یہ سمجھ لو کہ ایسا گروہ جس کو اللہ نے اپنے نبی کی صحبت اور اس کے دین کو آگے منتقل کرنے کے لیے چنا۔ بس اخلاق اور طریقوں میں انہی کی مشابہت اختیار کرو۔ وہی ہیں محمد ﷺ کے صحبتی اور وہی سیدھی ہدایت پر تھے۔'' دینی علوم کا پڑھنا پڑھانا بہت ہی محمود اور قابل ستائش ہے کیونکہ یہ ہم میں دین کا فہم اور عمل کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ میں معزز مہمانوں کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے یہاں آ کر ہمارے ادارے کی اس تقریب کی رونق بڑھائی ہے۔

آخر میں مولانا حفیظ اللہ نے دعا کرائی اور پھر اس تقریب کا اختتام ہوا۔

تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیاں

وہاڑی میں دعوتی پروگرام

وہاڑی تنظیم کے مرکز شیخ کالونی میں عرصہ دراز سے ماہانہ بنیادوں پر ایک دعوتی پروگرام ہوتا ہے۔ اس ماہ اپریل کی 15 تاریخ کو حلقہ کے ناظم دعوت جناب محمد سلیم اختر نے درس کے فرائض سرانجام دیئے۔ ملتان سے نائب امیر حلقہ جناب قمر رئیس اور راقم الحروف بھی ان کے ہمراہ وہاڑی کے دورہ پر گئے نماز عصر کے بعد نائب امیر حلقہ نے مقامی تنظیم کے ذمہ داران کو نظام اسرہ سے متعلق ہدایات دیں اور نظام العمل کا مطالعہ کیا۔ نماز مغرب کے بعد انہوں نے مقامی امیر ڈاکٹر مظہر الاسلام سے ایک گھنٹہ خصوصی ملاقات کی۔ جس میں تنظیمی کارکردگی پر سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ جبکہ سلیم اختر صاحب نے مسجد ہال میں سو سے زائد شرکا سے خطاب فرمایا۔ ان کا موضوع ''کلام اقبال اور پاکستان'' تھا۔ انہوں نے گھنٹہ سے زائد وقت میں فکر اقبال اور پاکستان کے حالات پر خوبصورت اور مدلل خطاب فرمایا۔

خطاب میں اسلام کا سیاسی نظام آیات قرآنی و اشعار اقبال کی روشنی میں بیان کیا۔ اسی طرح اسلام کا معاشرتی نظام، چادر اور چار دیواری کے احکامات اور اسلام کا معاشی نظام بھی زیر بحث لایا گیا۔ سامعین نے دلجمعی سے خطاب سنا۔ (مرتب: شوکت حسین انصاری)

منفرد اسرہ ناصر پور کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام

یکم مئی 2018ء کی تعطیل کا فائدہ اٹھاتے ہوئے حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے منفرد اسرہ ناصر پور نے ایک روزہ دعوتی پروگرام کا انعقاد کیا۔ یہ پروگرام پشاور کے مضافات میں واقع ایک علاقہ ناصر پور کی تین مساجد میں منعقد کیا گیا۔

اس سلسلے کا پہلا پروگرام مسجد گلشن میں بعد از نماز عصر منعقد کیا گیا جس کا موضوع ''مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق'' رکھا گیا تھا۔ اس میں تقریباً 60 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔

اس سلسلے کا دوسرا پروگرام اسی روز بعد از نماز مغرب مسجد قباء میں منعقد کیا گیا جس کا موضوع ''ہماری دینی ذمہ داریاں کیا ہیں'' تھا۔ اس پروگرام میں تقریباً 110 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔

اس سلسلے کا تیسرا اور آخری پروگرام بعد از نماز عشاء جامع مسجد یوسف شاہ میں منعقد کیا گیا، جس کا موضوع "دنیا کی عظیم ترین نعمت قرآن حکیم" رکھا گیا تھا۔ اس میں تقریباً 70 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔

مندرجہ بالا پروگرامز میں مدرس کے فرائض محترم وارث خان نے ادا کیے۔

منفرد اسرہ ناصر پور کے نائب نقیب محترم محمد شکیل اور دیگر رفقاء انجینئر آصف مراد، طارق محمود شاہ، قاری وقاص، ملک عدنان اور امجد پرویز جھگڑا نے شرکت کی اور انتظامات کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ کوششیں قبول فرمائے۔ (مرتب: محمد شمیم خٹک)

دعائے مغفرت

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

☆ مقامی تنظیم وہاڑی کے مبتدی رفیق محمد رشید کے بھانجے وفات پا گئے

برائے تعزیت: 0346-0513376 0945-601337

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ وَاَدْخِلْہُ فِیْ رَحْمَتِکَ وَحَاسِبْہُ حِسَابًا یَّسِیْرًا

رمضان المبارک میں تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام
دورۂ ترجمۂ قرآن اور خلاصہ مضامین کے پروگرام مع نماز تراویح

حلقہ پنجاب شرقی خلاصہ مضامین/دورۂ ترجمہ قرآن

مقام	رابطہ نمبر	مدرس	پروگرام
ساہیوال	0300-9699321	جناب عبداللہ سلیم	دورۂ ترجمہ قرآن
بوریوالہ	0303-4221220	ویڈیو بانی محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ	خلاصہ مضامین قرآن
پاکپتن	0300-0971784	حافظ مجاہد امین	خلاصہ مضامین قرآن
بہاولنگر	0334-7021230	محمد یونس صاحب	خلاصہ مضامین قرآن
ہارون آباد شرقی وغربی	0333-6316236	محمد منیر صاحب	دورۂ ترجمہ قرآن
چشتیاں	0333-6305730	محمد امین نوشاہی	خلاصہ مضامین قرآن
فورٹ عباس	0300-7232845	حافظ فرخ ضیاء	خلاصہ مضامین قرآن
مروٹ	0302-6383712	مولانا عبدالوہاب شیرازی	خلاصہ مضامین قرآن

حلقہ پنجاب شمالی دورئہ ترجمۃ القرآن

مقام	مدرس	فون نمبر
ڈاکٹر آصف قرآن کمپلیکس قدیر روڈ کھنہ پل راولپنڈی	عمیر نواز خان	03348515715
راج محل شادی ہال نزد راجہ بی این جی گری روڈ راولپنڈی	امجد علی	03435477684
المعراج گولڈن شادی ہال نزد کمیٹی چوک راولپنڈی	رضوان حیدر	03105240607
ایلفا بینکوئٹ ہال بحریہ ٹاؤن فیز 7 (نزد گارڈن سٹی گیٹ) راولپنڈی	سعد محمود	03215101516 03122663007
سفاری کلب سفاری ویلاز-1 بحریہ ٹاؤن نزد کار چوک راولپنڈی	محسنین علی	03215101516 03122663007
جاوید شادی ہال کلمہ چوک (بکرا منڈی) کمال آباد ڈھاہلی موہری روڈ راولپنڈی کینٹ	عادل یامین	03335127663
سعد بینکوئٹ اینڈ مارکی ملک آباد روڈ عقب رابی سنٹر سیٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی	ڈاکٹر خالد محمود	03005545542
3 روز بینکوئٹ ہال عسکری بینک پلازہ خواجہ کارپوریشن اڈیالہ روڈ راولپنڈی	محمد شہریار	03215159579
شیلٹن ہوٹل ایئر پورٹ روڈ (سروس روڈ) نزد فضل ٹاؤن راولپنڈی	راجہ محمد اصغر	03333004129
کیپٹل ایجوکیشن سسٹم بلڈنگ نمبر 747 مین جناح روڈ ائیر پورٹ ہاؤسنگ سوسائٹی راولپنڈی	نعمان طارق	03333004129
کرسٹل ہال رائل سن ہوٹل جی ٹی روڈ ٹیکسلا	ظفر اقبال	03005369827
لاثانی شادی ہال نزد چونگی نمبر 4 بالمقابل سیور فوڈ باغ سرداراں راولپنڈی	عبدالرؤف	03335079223
مسجد طیبہ نیو لالہ زار (خلاصہ)	اشتیاق حسین	03018506647

حلقہ لاہور شرقی دورئہ ترجمۃ القرآن

مقام	رابطہ	انتظام خواتین
علی سبحان شادی ہال نزد ٹوکے والا چوک نیوشاد باغ لاہور	0334-4216116	ہے
جامع مسجد نور (ایک مینار والی) چوک مارکیٹ گلستان کالونی (دھرم پورہ) مصطفیٰ آباد لاہور	0321-4004049	ہے
جامع مسجد الہدیٰ جوڑے پل الفیصل ٹاؤن بہار شاہ روڈ لاہور	0321-4004049	ہے
نورمحل شادی ہال فیروز پور روڈ بالمقابل کماہاں میٹرو بس اسٹیشن لاہور	0300-8450098	ہے
سدا بہار مارکی نزد ناکہ پنجاب سوسائٹی ڈیفنس، غازی روڈ، لاہور	0321-8469585	ہے
دفتر تنظیم اسلامی حلقہ لاہور شرقی A-67 علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور	0323-4443666	ہے
جامع مسجد نور الہدیٰ سوئی گیس روڈ فیروز والا شاہدرہ	0314-4075722	نہیں

حلقہ لاہور شرقی خلاصہ مضامین قرآن

جامع مسجد خدام القرآن سول سروسز اکیڈمی روڈ والٹن لاہور کینٹ	0312-4020009	ہے
شالیمار میرج گارڈن نزد شالامار باغ لاہور	0323-4667834	ہے

حلقہ لاہورغربی دورئہ ترجمۃ القرآن

قرآن اکیڈمی 36 کے ماڈل ٹاؤن لاہور	03334482381	ہے
ٹوپاز اوینٹ کمپلیکس، جوہر ٹاؤن لاہور	03144118221 03008435160	ہے
مریم میرج ہال، مین بلیوارڈ سبزہ زار، سکیم موڑ ملتان روڈ لاہور	03344162499	ہے
دارالاسلام مرکز تنظیم اسلامی 23 کلومیٹر ملتان روڈ لاہور چوہنگ	03464456700	نہیں ہے
نورولاز، 5 کلومیٹر ٹھوکر نیاز بیگ نزد EME ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور	03224844480`	ہے

حلقہ لاہور غربی خلاصہ مضامین قرآن

جامع مسجد بنت کعبہ، 866 این بلاک پونچھ روڈ لاہور نزد دہری کوٹھیاں	03004289917	ہے
پرائم میرج ہال، کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور	03008415596	ہے
جامع مسجد توحید، آؤٹ فال روڈ نزد بٹ کبابوں والا، سنت نگر لاہور	03219496070	ہے
مسجد خدیجۃ الکبریٰ، چنی کوٹھی روڈ شیخوپورہ لاہور	03332141046	نہیں ہے۔
جامع مسجد ابراہیم، متصل پنجاب سوسائٹی قبرستان، نزد A-3 پنجاب سوسائٹی لاہور	03008435160	نہیں ہے

حلقہ کراچی جنوبی دورۂ ترجمہ قرآن

مقام	مدرس	رابطہ نمبر
مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی ڈیفنس، اسٹریٹ 34، خیابانِ راحت، ڈیفنس فیز 6	انجینئر نعمان اختر	0333-3391020
قرآن مرکز ڈیفنس، 10C، کمرشل اسٹریٹ 13، ڈیفنس فیز 2 ایکسٹینشن	ڈاکٹر محمد الیاس	021-35380450
ہما لان، نزد جنگ اخبار بلڈنگ و شاہین کمپلیکس، آئی آئی چندریگر روڈ	محمد رضوان	0333-3870773
گلستان انیس کلب، بل پارک چورنگی، شہید ملت روڈ	عامر خان	0321-9221929
پرنس لان، نزد VIP گارڈن، لکھنؤ سوسائٹی، مین کورنگی روڈ، کورنگی کراسنگ	محمد ہاشم	0321-2936113
راج محل لان، متصل چنیوٹ ہسپتال، کورنگی نمبر ڈھائی	محمد نعمان	0300-2725894
قرآن اکیڈمی کورنگی، متصل جامع مسجد طیبہ، سیکٹر 35/A، زمان ٹاؤن، کورنگی نمبر 4	عاطف اسلم	0336-2129166
قرآن مرکز لانڈھی، پلاٹ نمبر 861، ایریا 37/D، نزد رضوان سوئیٹس، بابر مارکیٹ، لانڈھی نمبر 2	انجینئر عمیر انور	0321-3580365
ریڈیسن میرج لان، ڈیفنس فیز 7 ایکسٹینشن، KPT انٹرچینج، نزد امتیاز سپر مارکیٹ۔	عبید احمد	0300-2321278

حلقہ کراچی جنوبی خلاصۂ مضامین

سیفرون میرج لان، نزد گلف شاپنگ سینٹر، تین تلوار، مین کلفٹن روڈ، کلفٹن	انجینئر نعمان آفتاب	0300-2555155

حلقہ سرگودھا دورہ ترجمہ قرآن و خلاصہ مضامین

مسجد جامع القرآن، مین روڈ سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا	ڈاکٹر عبدالرحمٰن	0300-6056636
مسجد بیت المکرم، پی۔اے۔ایف۔روڈ میانوالی	نور خان	0332-7722972
مسجد سول لائن جوہر آباد	ویڈیو ڈاکٹر اسرار احمدؒ	0333-6813350

حلقہ جنوبی پنجاب دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصۂ مضامین

مقام	مدرس۔منتظم	رابطہ نمبر
قرآن اکیڈمی، 25۔آفیسرز کالونی ملتان	مرزا قمر رئیس بیگ	03006814664
جامع مسجد قرطبہ، گلشن خالق، گارڈن ٹاؤن، ملتان کینٹ	محمد سلیم اختر	03017537007
مسجد الہدیٰ، F-13، شاہ رکن عالم کالونی، ملتان	انجینئر عطاء اللہ خان	03317072121
گلستان میرج کلب، معصوم شاہ روڈ، ملتان	محمد عرفان بٹ	03077888828
مرکز تنظیم اسلامی، شیخ کالونی، گلی نمبر 3، وہاڑی	ڈاکٹر مظہر الاسلام	03007720152
قرآن اکیڈمی، گڑھی قریشی، شیخ عمر روڈ، کوٹ ادو	جام عابد حسین	03334009554
الہدیٰ مرکز تنظیم اسلامی، وکلاء کالونی، بائی پاس روڈ، لیہ	صادق علی	03006762276
بالائی منزل ہائپر مارٹ، نزد کرسٹل کیسل میرج ہال، فرید آباد، ڈی جی خان	ویڈیو ڈاکٹر اسرار احمدؒ	03367560105
نیکسس سکول، سیٹلائٹ ٹاؤن، بہاولپور	ویڈیو ڈاکٹر اسرار احمدؒ	03017780198

حلقہ بلوچستان دورہ ترجمہ قرآن

مقام	مدرس	رابطہ نمبر
دارارقم سکول (النساء اکیڈمی) نزد ایف سی ہیڈ کوارٹر ماڈل ٹاؤن کوئٹہ	عبدالسلام عمر	0321-7811114

حلقہ گوجرانوالہ دورہ ترجمہ قرآن

مقام	مدرس	رابطہ نمبر
مسجد نمرہ مرکز تنظیم اسلامی سوئی گیس لنک روڈ، گوجرانوالہ	شاہد رضا	03007446250
مسجد احیائے دین، مدثر شہید روڈ، مرکز تنظیم اسلامی، سیالکوٹ کینٹ	حافظ نعیم صفدر بھٹہ	03369002121
مسجد تقویٰ، مرکز تنظیم اسلامی، جماپور روڈ، نزد پولیس چوکی سول لائن، گجرات	حافظ علی جنید میر	03006226033

حلقہ پنجاب پوٹھوہار دورہ ترجمہ قرآن وخلاصہ مضامین

مقام	مدرس	رابطہ نمبر
مسجد العابد وارڈ نمبر 7 گوجرخان	پروفیسر ندیم مجید	0322-5225354
کشمیر اسلامک سینٹر دوسری منزل افتخار پلازہ میرپور آزاد کشمیر	ویڈیو ڈاکٹر اسرار احمدؒ	0345-5806450
مرکز بیان القرآن و دفتر تنظیم اسلامی نواز شہید کالونی نزد مرکزی قبرستان جہلم	محمد نعمان	0301-5868300
مسجد دارالاسلام جی براستہ جاتلاں ضلع بھمبر آزاد کشمیر	عطاء الرحمان صدیقی	0346-5031155
جامع مسجد القدس تترال تحصیل و ضلع چکوال	محمد شہزاد بٹ	0333-5918090

The Fate of the Iran Nuclear Agreement.

Israel Has Begun the Countdown to May 15

Views from Abroad

By Norman Finkelstein

Trump has to renew/not renew the Iran agreement every 120 days. It's true that back in January 2018 he said the next renewal date would be decisive. But Trump has not been very punctual about his own deadlines. So why is Netanyahu investing so much in this particular deadline?

I am averse to conspiracy theories but I can't resist this thought: The next deadline is May 12. The Great March of Return climaxes on May 15. If Trump pulls out of the agreement on May 12, the media will be riveted on the fate of the Iran agreement.

It's the perfect moment for Netanyahu to commit a large-scale massacre when Gazans attempt to breach the fence. Netanyahu (and Israeli leaders generally) are finely attuned to the US news cycle, so this must be considered a real possibility.

Recall, e.g., that Netanyahu launched the ground invasion phase of Protective Edge the night of the same day that the Malaysian airliner was shot down over the Ukraine, when all the news cameras turned away from Gaza and towards the Ukraine.

Already as far back as 1989 during the First Intifada, Netanyahu criticized the Israeli government for not carrying out a large-scale expulsion of Palestinians while cameras shifted to the China's Tienanmen Square massacre.

The other possibility is, Netanyahu will carry out a large-scale atrocity or assassination of Hamas leaders on May 12 in order to provoke a "rocket" attack from Gaza, which will provide Israeli forces with a pretext to attack Gaza preempting the May 15 march.

In 2008, Israel waited until November 4, the day of the historic election carrying Obama into power, to launch the commando raid into Gaza that broke the ceasefire. No one noticed the commando raid because all the cameras were focused on Obama. When the ceasefire broke down after the murderous Israeli provocation, Hamas was blamed.

During this week Israel almost certainly killed six people in Gaza just as it killed the six people in Gaza on the eve of Operation Cast Lead in 2008. It is desperately trying to provoke a violent Hamas reaction so as to have a pretext to drown the mass nonviolent Great March of Return in a sea of blood.

It is a very sad commentary that, as Gazans prepare to march into the Valley of Death in one last desperate bid to break out of the " largest concentration camp ever to exist" (Hebrew University sociologist Baruch Kimmerling), the international Palestine solidarity movement is missing in action.

====================================

<u>Note</u>: The editorial board of Nida e Khilafat may not agree with all conclusions drawn in the article.

Vol: 27 Regd. No. C.P.L NO.114 No.20

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore